

خدا کی

صداقت اور عدالت

عاموس نبی کی کتاب کی تشریح

از

ولیم جی۔ ینگ

سیالکوٹ کنونشن جنرل کمیٹی

۱۹۷۲ء

①

۳

خدا کی صداقت اور عدالت

محمّدی آیت = عاموس ۲۲: ۵

”لیکن عدالت کو پانی کی مانند اور صداقت کو بڑی نہر کی مانند جاری رکھ“

دیا چھ

عاموس نبی کا مضمون صداقت اور عدالت ہے۔ وہ یہ حقیقت بار بار پیش کرتا ہے کہ خدا راستباز اور عادل ہے اور ناراستی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ عادل بھی ہے، اور اس حقیقت کا یہ نتیجہ لازمی ہے کہ وہ ناراست قوم کو سزا دے گا۔ عاموس سکھاتا ہے کہ عادل خدا سب قوموں کا خدا ہے اور وہ غیر اقوام کی بے رحمی اور عہد شکنی کو ضرور سزا دے گا۔ لیکن اسرائیل جو خدا کی چنی ہوئی امت ہے عدالت سے نہیں بچے گا۔ گو وہ قربانیاں گزرا رہے ہیں اور ہر قسم کے مذہبی جوش ظاہر کرتے ہیں، لیکن سماجی بے انصافی کی وجہ سے خدا ضرور عدالت کرے گا۔

صاف اور عادل خدا اپنی امت سے صداقت اور عدالت طلب کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ شخصی اور قوی زندگی میں راستبازی ظاہر کریں، اور کہ وہ ظلم و ستم اور رشوت خوری چھوڑ کر غریب غریب سے انصاف اور رحمدلی کے ساتھ پیش آئیں۔ ان کی صداقت اور عدالت محدود نہ ہو۔ لیکن عدالت کو پانی کی مانند اور صداقت کو بڑی نہر کی مانند جاری رکھنا چاہیے۔

ہم ایک اسلامی ملک میں رہائش پذیر ہیں، خدا جو عادل ہے یہ

چاہتا ہے کہ ہمارے ملک سے ہر قسم کی سماجی بے انصافی دور کی جائے اور جہاں تک ہم پاکستانی ہوتے ہوئے غامض رہتے ہیں ہمیں احتجاج کرنا پڑے گا اور اپنے دل سے بے انصافی سے شرمیت کرتے ہیں، خدا ہماری عدالت کرے گا۔ لیکن مسیحی ہونے پر ایک خاص ذمہ داری ہم پر عائد ہے، چاہیے کہ ہماری شخصیت اور خاندانی زندگی میں ہماری کلیسا کے داخل ہوں، اور ہمارے سب تعلقات میں صداقت اور عدالت نمایاں ہوں۔ خدا صادق اور عادل ہے۔ اس کا پاک روح ہر ایک کے مسیحی کے دل میں سکونت کرتا ہے۔ چاہیے کہ ہم صداقت اور عدالت کے پھل کثرت سے لائیں، خدا کا سلام ہو عاموس پر نازل ہوا ہمارے لئے بھی ہے۔ وہ ہم سے کہتا ہے کہ "عدالت کو پانی کی مانند اور عدالت کو بڑی پتھر کی مانند جاری رکھو۔"

۱۔ قوموں کے لئے خدا کی عدالت۔ عاموس ۲:۱

سندی آیت ۶۶۲

"خدا انہوں نے فرمایا ہے کہ اسرائیل کے تین بگڑ چار گنا ہوں گے کیونکہ میں اس کو بے سزا نہ چھوڑوں گا، کیونکہ انہوں نے صادق کو روپیہ کی خاطر اور مسکین کو جوتوں کے جوڑے کی خاطر بیچ ڈالا۔" خلاصہ - قوموں کے لئے خدا کی عدالت

۱:۱ عقاب

۲:۱ تہجد

۱:۱ تا ۳:۱ قوموں کے گناہ اور خدا کی عدالت کا اعلان

۱۔ امام (دشمن) ۱:۱ تا ۳:۱

۲۔ نفی قوم (غیر) ۱:۱ تا ۲:۱

۳۔ خبیثے (صوبہ) ۱:۱ تا ۱:۱

۴۔ آدم ۱:۱ تا ۱:۱

۵۔ بنی تھوئی ۱:۱ تا ۱:۱

۶۔ مہاب ۱:۱ تا ۱:۱

۷۔ یہوداہ ۱:۱ تا ۱:۱

۸۔ اسرائیل ۱:۱ تا ۱:۱

۹۔ اسرائیل میں سماجی بے انصافی اور مذہبی پرچہ

ب اسرائیل کا ناشکر گمراہ دویہ

ج اسرائیل کی آنے والی شکست

اس عنوان میں نبی کا نام اور پیشہ اور اس کی نبوت کو زمانہ ٹھیک تاریخ اور مضمون شامل ہیں۔ ناموس کے باب کا ذکر نہیں۔ وہ ایک سادہ لوح چہرہ دار تھا اور پیشہ قدرتی نہیں تھا۔ "تھو سحر ہو فادہ کے پہاڑی" ایک میں عشاء اس زمانہ میں نبی اسرائیل کی دو شکوہ میں تھیں شمالی اور برہی حکومت اسرائیل تھی جو دس قبیلوں پر مشتمل تھی: جنوبی اور چھوٹی حکومت جو چارہ تھی جو دو قبیلوں پر مشتمل تھی۔ (۱- ملائیم ۱۲) عاموس نے حکومت جنوبی حکومت سے آیا تھا لیکن اس نے شمالی حکومت کے شہر بیت ایل میں نبوت کیا (عاموس ۷: ۲۷) اس وقت دونوں حکومتوں کی آپس میں صلح تھی اور آئے جانے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ دونوں ملک کے بادشاہ یعنی عزریاہ (۲- تواریخ ۲۶) اور مہاجم بن آس۔ (۱- ملائیم ۱۲: ۱۳-۱۴) زیروستا اور کامیاب تھے، اور ہر دو کی دشمنی برپا تھی۔ عاموس کی کتاب کا مرتب ہمیں بتاتا ہے کہ یہ کلام جو کتاب میں شامل ہے "بہو بچال سے دو سال پہلے..." (۱- نازل ہوا) آج تک ہمیں پتہ نہیں کہ یہ بچال کس مسمی میں واقع تھا، لیکن صدیوں تک اس کی یاد رکھنا ضروری ہے (۵: ۱۱)۔

عاموس کی نبوت کو مضمون "اسرائیل کی بابت" نیز یعنی شہا کی حکومت کی بابت۔ اگر وہ غیر قوموں کا ذکر بھی کرتا ہے، لیکن وہ حکومت اسرائیل سے مخاطب ہو کر ان کا ذکر کرتا ہے۔ خدا کا کلام دیا اسکے ذریعہ عاموس پر نازل ہوا، اور حسب ذرا تئوں کا ذکر ۱: ۱ تا ۹

یروشلم میں خدا کی بیگم تھی اور لوگوں نے سمجھا کہ خدا خاص یروشلم میں رہتا ہے۔ کرلی کا مشہور پہاڑ حکومت اسرائیل کے شمال مغرب میں تھا۔ عاموس کے معنی یہ ہیں کہ اس کا پیغام جنگ اور عدالت کا پیغام ہے جس کا اثر تمام حکومت اسرائیل میں محسوس کیا جاسکے گا۔

۱۱: ۱ تا ۱۲: ۱ - قوموں کے گناہ اور خدا کی عدالت کا اعلان۔
تالیف عاموس کی آغازی تقریب تھی، جو اس نے بیت ایل کے کسی چوک پر کھڑے ہو کر کی ہوگی۔ لوگ، برہی خوش سے سنتے ہو گئے جب کہ عاموس نے ذکر کیا کہ خدا غیر قوموں کی عدالت کرے گا، لیکن بعد میں جب اس نے اسرائیل کا ذکر کیا وہ حیران اور پریشان ہو گئے جو سیکہ ہر اعلان پہلے کسی خاص گناہ کا ذکر کرتا ہے، اور پھر خدا کی مہر کا بیان ذکر ہے، جب عاموس "تین بلکہ چار گناہوں" کا ذکر کرتا ہے، اس کے معنی یہ نہیں کہ خدا نے ٹھیک تین یا چار گناہوں کو گن لیا ہے، بلکہ بہت سے گناہ سرزد ہوئے ہیں جن جن سے نئی صفت ایک ہی نشان چن کر پیش کرتا ہے۔

جن قوموں کا ذکر آیا ہے، ان کی ریاستیں حکومت اسرائیل کے ارد گرد واقع تھیں، شمال میں ارم، مغرب میں فلسطی قوم اور فلیکے، جنوب میں ادوم، اور مشرق میں عمون اور موآب۔ عاموس نے قرینا ۱: ۱۱ میں ان کی نبوت کی اور مشیت سے پہلے پہل یہ سب دیا ستن

۱۔ ادم اس کی بھی شاہ اسود کے قبضہ میں آگئے۔ صرف یہوداہ کی نکلا
 ۲۔ ادم کا مدد شہر دمشق تھا اور اس کے جو مشہور بادشاہ
 بن ہند ادم کے اہل تھے۔ (۱۔ سلاطین ۲۰، ۲۱۔ سلاطین ۲۸، ۲۹ تا
 ۱۵)۔ قادی آدن اور بیت حدان ادم میں تھے۔ قیرسوتیا میں
 میں تھا۔ ایتام کا مطلب یہ ہے کہ جب ادم میں نے جلعاد پر تیرا ملک
 کا ایک صوبہ تھا، جس کا تو انہوں نے جلدی شہر دجی سے ہاتھ دیا کہ
 مزار میں۔ انہوں نے اپنے والد سے جس کے بیٹے لہجے
 کے تیرا لوگ والے کیل گئے ہوئے تھے قیدیوں کو مطالبہ دیکھ کر قتل کیا جو۔
 ان کا گناہ غیر انسانی سلوک تھا اور ان کی مزار پرادی اور اسیری تھی۔
 ۲۔ خلیفوں کے پانچ مشہور شہر تھے یعنی عزہ، اشدود، استقلون
 حقرن، اندجیات۔ عاموس ابن ابراہیم سے چارہ ذکر کرتا ہے۔ آیت ۶۔
 عورتوں اور بچوں کو بھی، آدنوی تاجروں کے یا تیرا جو ڈالا تھا اور تیرا سب
 لوگوں کو غلامی کی حالت میں اسیر کر دیا تھا۔ ان کا گناہ غیر انسانی سلوک تھا۔
 اور ان کی مزار پرادی تھی۔
 ۳۔ تیری کے دو مشہور تجارتی شہر حور اور صدد تھے۔ آیت ۶
 یہ منہ نام ہوتا ہے کہ انہوں نے قلموں کے ساتھ ایک شہر کے اسرائیلی قیدیوں
 کو اور تیرا کے تھوکر کیا۔ سلیمان بادشاہ کے زمانہ میں صدد کا بادشاہ
 اس کے دوست رہا تھا اور دونوں ممالک کے آپس میں عہد ہو گیا تھا
 (۱۔ سلاطین ۵)۔ لیکن یہ شہر کے لوگوں نے اسے یاد نہ کیا تھا۔ ان کا
 گناہ غیر انسانی سلوک اور تجارتی تھا اور ان کی مزار پرادی تھی۔

۴۔ ادم صیو کا اولاد تھے جو یعقوب کا بیٹا تھا (پیدائش ۶: ۲۰)۔
 چاہیے کہ جس طرح ادم میں کا باپ صیو نے یعقوب کو معاف کیا
 پیدائش ۳۳: ۱۱ تا ۱۱) وہ یعقوب کے اولاد بھی اسرائیل سے براہ راست
 سلوک کریں آیت ۱۱ سے صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے بھی اور دشمن اور نہ
 معاف کرنے والی دلچ تھی۔ ان کا گناہ غیر انسانی دشمنی تھا اور ان کی
 مزار پرادی ہو گئی۔ لیبراہ ان کا مدد شہر تھا۔
 ۵۔ بنی عوون کا مدد شہر تیر تھا۔ وہ ابراہام کے بیٹے لوط کی
 اولاد میں سے تھے۔ (پیدائش ۱۱: ۳۸، آیت ۱۳ میں عوونوں
 کی نافرمانی یہ ہے کہ ادم کے جو کہ انہوں نے قیدی عورتوں کے
 ساتھ کی تھی۔ پس غرض سے کہ ان کے شہر عورتوں میں انہوں نے
 ان بچوں کو جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے تھے قتل کئے تھے۔ ان کا گناہ
 غیر انسانی سلوک تھا اور ان کی مزار پرادی اور اسیری تھی۔
 ۶۔ عوون کا مدد شہر تیر تھا۔ وہ بھی لوط کے اولاد میں سے
 تھے پیدائش ۱۱: ۳۸۔ آیت ۱۰۔ ایک ایسی بے رحمی کا ذکر کرتی ہے
 جو کہ عوونوں نے اپنے دشمن کی لاش سے کی تھی۔ ان کا غرض
 یہ تھا کہ ادم کی شاہی قدرت میں سر پر باد ہو کر حکم ان کا اہل
 تھا کہ اگر جسم چلایا جائے تو راج بھی پر باد ہوگی۔ اسی طرح سلاطین
 کے مدد عوون انقلاب میں اشتعالی لوگوں نے شہنشاہ اور اس کی اولاد
 کو قتل کیا اور ان کی لاشوں کو جلا دیا۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے
 کہ عوون کا گناہ ادم کے خلاف تھا کہ اسرائیلیں کے خلاف
 ان کا گناہ غیر انسانی سلوک تھا اور ان کی مزار پرادی اور اسیری تھی۔

ہیں ان کا بادشاہ اور امراء شامل تھے۔ آیت ۳ میں قاضی سے بادشاہ مراد ہے۔

مذکور بالا پانچ اہلکاروں میں سے ہم دو ضروری سیاق اخذ کر سکتے ہیں۔
 پہلا خدا رب قوموں کا خدا، اور نہ صرف اپنی خاص اُمت کا خدا ہے
 وہ ان کے نبیوں کے لئے ان کی مرزا دیکھا، خواہ وہ خدا کی
 اُمت کے خلاف یا ان کے خلاف ہوں، کیونکہ خدا صادق اور
 عادل ہے۔

دوسرا خدا ہر قسم کے غیر انسانی ملک کو سمجھتا ہے۔ خدا نے
 انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے اور یہ انسان حیوان کی طرح
 بے رحمی اور انتہائی دشمنی سے اپنے ہم جنس انسان کے ساتھ پیش آتا
 ہے، تو خدا بہت ہی درخیزہ ہوتا ہے اور اس قسم کی خلاف ورزیوں
 کو دیکھتا ہے۔

۲۔ یوحنا کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ نبی کا اعلان گول شول
 ہے، نہ رابینش لوگوں کا خیال ہے کہ عابوسن نے اپنی حلیہ تقدیر
 میں یوحنا کا ذکر نہیں کیا، لیکن یسیدین یا عابوسن یا مرتب نے اس کا اضافہ
 کیا۔ ان کا خیال یہ تھا کہ انہیں نے اس روشنی کے مطابق جو کہ خدا نے
 خاص ان کو دی تھی عمل نہیں کیا تھا اور ان کی مرزا پر باری تھی۔

۳۔ جو اعلان نبی نے حکومت اسرائیل کے خلاف کیا وہ انہوں
 کی طرح تھی بلکہ چار گنا ہوں کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن وہ تیرا وہ طویل
 اور مضیق ہے۔ اسرائیل کے گناہوں کا ذکر آتا ہے (آیات ۱ تا ۱۰)
 پھر ان کا ناشکر گزار دینا کا (آیات ۱۱ تا ۱۴) اور آخر کار ان کی

آنے والی شکست کا ذکر آتا ہے۔

۱۔ اسرائیل کے گناہ۔ آیت ۶ کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ امیر
 اسرائیلیوں نے روپے یا ایک چوڑا جوتی رشوت کے لئے استعمال کئے
 تھے تاکہ عدالت میں غریبوں کے انصاف کا خون ہو۔ اس کے معنی یہ
 بھی ہو سکتے ہیں کہ امیروں نے مقررہ غریبوں کو غلامی میں بیچ ڈالا
 اور ان کے پاس کافی روپے تھے جن کے ساتھ وہ اپنے
 واسطے شاندار جوتیوں کا جوڑا خرید سکتے تھے لیکن گھریں اٹھانے
 کی بجائے لالچے۔ اسرائیلیوں نے اپنے غریب غریب سے ایسا سلوک
 کیا جیسے کہ غیر انہیں اپنے غلاموں کے ساتھ کرتے تھے۔ غرہ اور
 منہ نے اسرائیلیوں کو بیچ ڈالا تھا، لیکن اسرائیلیوں نے بھی ایک دوسرے
 کو بیچ ڈالا۔

آیت ۷ کے پہلے فقرے کا لسانی ترجمہ یوں ہے "وہ ممکنوں کے
 سر کو زمین کے گود میں رو جوتے ہیں" اور ہو سکتا ہے کہ یہ صحیح ہو آیت
 کے آخری مصرعہ میں مذہبی بدعتی کا ذکر آتا ہے۔ جب حکومت اسرائیل
 حکومت یوحنا سے طبعاً ہو گئی تو اسرائیل کے بادشاہ یربعام اول
 نے وہ خاص عبادت گاہیں متفرق کیا جن میں سے ایک بیت الہی کی
 تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ یربعام کی پیکر میں چاکر یوحنا کے
 بادشاہ کی طرف مائل نہ ہوں (۱۔ سلاطین ۲۲ تا ۲۴) جو بادشاہ
 نے وہاں سوتے کے بجائے کھڑے کئے اور لاویوں سے خدمت
 نہیں لی، لیکن اس کا ارادہ یہ تھا کہ جہاں تک ہو سکے
 بیت الہی کی عبادت یربعام کی عبادت

کا نقل ہو، اور اسرائیلیوں نے سمجھا کہ یہودیوں کی طرح ہم یہود آہ خدا کی
پرستش کرتے ہیں۔ حاموس نے خود بیت ایل کی عبادت گاہ کو خدا کا گھر
تسلیم کیا (آیت ۸) اور جو کچھ وہاں ہو رہا تھا اس سے خداوند کے
مقدس نام پر اثر تھا (آیت ۷)۔ لیکن بیت ایل کی عبادت پر اس کا گرد
کے بہت پرست، غاصب اور ایک بڑا افرہ ہو چکا تھا۔ ان غاصبوں میں اور شریقا
پر بہت زور تھا۔ اور ان کی تعلیم یہ تھی کہ دیوتا آپ نصیبیں اور اولاد اپنے
بچاریوں کو دیتا ہے بشرطیکہ لوگ اس کی صحبت میں آئیں۔ ان کے مندوبوں
کے پاس کبھی نہیں ملتی تھی اور بہت پرستوں کی تعلیم یہ تھی کہ جو کوئی ایسا نہ ہو
کبھی اس سے مباشرت کرے گا وہ دیوتا کے ساتھ ایک تہذیب کا
پیدا کرتا ہے جس سے اچھی نصیبیں اور اچھے اولاد پیدا ہوں گے۔
اسرائیلیوں نے یہ مذہبی بدچلتی اپنی زبان تک کہ "یاپ بٹھا ایک ہی
عورت کے پاس جاتے۔ سے میرے مقدس نام کی تکفیر کرتے ہیں"۔
آیت ۸ کے معنی یہ ہیں کہ غریب، قرضداروں پر امیروں کے ایک
اڈولٹیم کیا کہ انہوں نے گمراہی کے پورے کپڑوں کو ذات تک واپس
نہیں دیا (شروع ۲۶: ۲۷-۲۸) میں خدا کا صاف حکم ہے) یہ ان کی
سمجھ بوجھ بلکہ انسانی کا ایک اور ثبوت تھا۔

یہ۔ اسرائیل کا تاشکر گزار رذیلہ۔ اموری قوم بھی اسرائیل سے
پہلے یمن پہاڑی ملک کے مالک رہے تھے جہاں بیت ایل، سامریہ، اور حکومت
اسرائیل کا مرکز صوبہ اور نیمہ وادی تھے۔ انکی تہذیب کا ذکر کتاب ۲۶: ۱۳ اور
۲۲ میں ہے۔ خدا نے انکو بھی اسرائیل کے ساتھ شکست دی (آیت ۹)
اور اس سے پہلے اپنی امت کو ملک مصر سے نکال لیا تھا اور یہاں یہودی تہذیب کی قوی (آیت ۹)

خدا نے نہ صرف اپنی امت کو رہائی، رہنمائی اور میراث دی تھی لیکن
اس نے ان کی روحانی ترقی کے لئے حضوروں کو انعام میں دیا تھا۔
اس نے نبیوں کو دیا تھا جو اس کے کلام کا اعلان کرتے تھے۔ اس نے
نذیروں کو بھی دیا تھا۔ نذیروں کا ذکر کتاب ۲۶: ۱۳ میں ہے۔ وہ خدا کے
لئے مخصوص لوگ تھے، اور نہ اپنے مال کو کاٹتے تھے اور نہ ہی بے
کسی قسم کی شرب پیتے تھے۔ مسیحوں ایک مشہور مذہبی نظام، حاموس لوگوں
کا ہاتھ لگا رہا، رذیلہ اس سے عبادت کرتے تھے کہ انہوں نے نذیروں کو
بکٹانے کی کوشش کی اور نبیوں کو خدا کو شکر کرنے کی کوشش کی، اس
مثال سے وہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خدا کی باقی مہربانیوں کے لئے بھی
شکر گزار نہیں تھے (آیت ۱۱ اور ۱۲)۔

۱۰۔ اسرائیل کی آنے والی شکست۔ حاموس چند واضح آیات میں
ایک امت کی تہذیب کو بچھڑاتا ہے جس کو خدا نے دیا ہے اور یوں انکی
طاقت کو کمزوری میں تبدیل کر دیتا ہے۔ خدا کا یہ ہے جو کمزوروں کو توانائی
دیتا ہے (یسعیاہ ۴۰: ۲۹)۔ لیکن وہی ان لوگوں کو طاقت سے محروم
کر دیتا ہے جو اس سے باغی ہیں۔ بیان اتنا صاف ہے کہ مفصل تفسیر
کو ضرورت نہیں، آیت ۱۱ میں "خدا نے" "بلیہ بٹھا رکے" مراد ہے
ہم جو یہ اسرائیل یعنی خدا کی کلیسیا ہیں، کیا حاموس کا الزام ہماری
حالت سے کچھ کہتا ہے؟ کیا ہم غریبوں اور کمزوروں کے ساتھ اعدائے
میتیں آتے ہیں؟ کیا ہمارا مذہب انیسویں ماسول میں خلاص رہا ہے؟ کیا ہمارے
دل شکر گزار سے بھر رہے ہیں کہ خدا نے ہمارے ساتھ کتنی مہربانیاں کیں؟
کیا ہم خدا کے اعدائے کو قبول کرتے ہیں اور آسمان کرتے ہیں؟

تبادلہ خیالات کے لئے سوال

۱۔ آپ کی حالت میں کیا خدا نے لکھنے کی جگہ میں اپنی عدالت نظر کر کے ہے؟ اگر کی ہو۔ تو یہ عدالت کون کس پر ہوئی اور کون کس سے ہوئی؟

۲۔ آج کون کی کرپا میں کون کون سے گناہ نمایاں ہیں؟ کیا عاموس ۲: ۱۶-۱۷ میں موجودہ کلیسیا کے لئے کوئی ہدایت ہے؟

۳۔ خدا کیوں سماجی انصاف کے بارے میں پروا کرتا ہے؟ کیا یہ کافی نہیں کہ ہم نجات پا لیتے ہوں۔

غیر ذمہ دار قوم اور عدالت

سندی آیت۔ عاموس ۲: ۲

”دنیا کے سب گنہگاروں میں سے میں نے صرف تم کو برگزیدہ کیا ہے۔ میں نے تم کو نبیادی بدکرداری کی سزا دے دیا۔“

خلاصہ۔ غیر ذمہ دار قوم اور عدالت

۱۔ ۲: ۲ میں غیر ذمہ دار قوم کی سزا کا اعلان

۲۔ ۲: ۲ میں عدالت کا سونا ایک لازمی اور یقینی بات ہے

غیر ذمہ دار قوم کے حیرت انگیز گناہ اور اس کی خوفناک سزا

۱۔ سامریہ کے گناہ حیرت انگیز ہیں آیات ۱-۱۰

۲۔ آنے والی سزا کی تفصیل۔ محاصرہ اور لوٹ مار آیت ۱۱

نتیجہ فیصلہ صریح نبیادی آیت ۲

نہی اور سماجی پرباد آیات ۱۳-۱۵

۳۔ سامریہ کی امیر خواتین کے گناہ اور ان کی سزا آیات ۱۳-۱۵

غیر ذمہ دار نبیادیت درسم خدا کی نظر میں گناہ ہیں

غیر ذمہ دار قوم خدا کی ہدایت کے یا بھروسہ کی طرف متوجہ نہ ہوں

عدالت کی روشنی میں توبہ کی ضرورت

تشریح

غیر ذمہ دار قوم کی سزا کا اعلان

عاموس کا تیسرا باب ایک اعلان سے شروع ہوتا ہے اور چوتھا

باب ایک دعوت سے ختم ہوتا ہے ”میں تم کو نبیادی ساری بدکرداری

کی مزا دے گا۔۔۔۔۔ پس اسے اسرائیل۔۔۔۔۔ جو کہ میں تجھ سے یوں کہتا تھا، اس لئے، اسے اسرائیل، تو اپنے خدا سے ملاقات کی تیار رہ کر۔ خدا کی عدالت یقینی ہے، لیکن اب تو یہ کا موقع ہے!

نئی نئی سنجیدگی سے اپنا اعلان شیخ کرتا ہے۔ یا زار میں اپنی آزاد پسند کو کہہ دے سب بنی اسرائیل کے نام پکارنا ہے، یعنی نہ صرف حکومت اسرائیل بلکہ حکومت یہود، کو بھی شامل کرتا ہے، کیونکہ ان سب کو خدا ملک مصر سے نکال لیا تھا اور وہ سب خدا کے برگزیدہ لوگ تھے۔ خدا نے کوہ سینا کے بیابان میں بنی اسرائیل سے یوں وعدہ کیا تھا کہ "اگر تم میری بات لاؤ اور میرے عہد پر چلو تو سب قوموں میں تم ہی میری خاص ملکیت ٹھہر دو گے۔ اور تم میرے لئے گاہنوں کی ایک مملکت اور ایک مقدس قوم ہو گے۔" (خروج ۱۹: ۵-۶) یہ کلیسا کی حیثیت بھی ہے، (۱ پطرس ۲: ۹)

ان باتوں سے اسرائیلیوں نے سمجھا کہ ہم دوسری قوموں سے زیادہ بہتر ہیں، خدا ہم سے دوسروں سے زیادہ پیار کرتا ہے، خدا ضرور ہم کو دشمنوں پر فتح دے گا لیکن حاموس کا پیغام اور تھا، خدا نے بنی اسرائیل کو برگزیدہ کر کے خاص ذمہ داری دی۔ غیر قوموں کی نسبت اللہ کو خدا کا زیادہ علم تعریف ہوا، ان کے پاس خدا کی شریعت تھی، یاد دہانہ خدا نے ان کی رہنمائی کی اور اپنا کلام ان کے پاس بھیجا ہے کہ وہ اوروں سے بہتر زندگی بسر کریں چاہیے کہ وہ دیگر قوموں کے لئے اچھا نمونہ ہوں! اگر نہیں، تو ان کی مزا زیادہ ہوگی۔

(زمکین ہوتا : ۳ : ۶ تا ۱۸) -

۳: ۳ تا ۴ عدالت کا ہونا ایک لازمی اکلینی بات ہے غالباً لوگ حاموس کے اعلان پر حیران تھے اور یقین کرنے کو تیار نہیں تھے کہ خدا اپنی چنی چنی قوم کو موت مزا دینے کو تھا، نئی ان آیات میں ایک مٹھوس ثروت پیش کرتا ہے کہ خدا ضرور عدالت کرے گا۔ اس کا طریقہ بہت دلچسپ ہے کیونکہ وہ ساتھ ساتھ دو کام کرتا ہے۔

۱۔ آیات ۶ تا ۷ میں وہ عدالت و مٹھوں کی چند مثالیں پیش کرتا ہے یعنی وہ کہتا ہے کہ دوسرے کی زندگی میں اگر ظالم بات ہو تو اس کا ایک لازمی نتیجہ ہوگا۔ پھر آیت ۷ میں وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا اپنے نبیوں پر اپنا جمید ضرور ظاہر کرتا ہے۔ اور پھر آیت ۸ میں وہ دوسرے اپنا نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ اگر میرے برگر تباہ ہے تو نتیجہ یہ ہے کہ لوگ ڈریں گے۔ اسی طرح اگر خداوند خدا نے ایک پیغام کسی نبی کو دیا، تو نتیجہ یہ ہے کہ وہ بات کرے گا۔ اسی طرح یہ پیغام جو میں نے دیا ہے میں اپنی طرف سے نہیں دیتا ہوں۔ بلکہ کہہ کہ خدا کی طرف سے یہ پیغام آیا ہے دہن میں خاموش رہنا۔ خدا یقیناً عدالت کرے گا۔

جب۔ لیکن جو مثالیں حاموس پیش کرتا ہے ان میں خاص معنی بھی ہیں۔ آیت ۳ کی مثال آیت ۷ پر روشنی ڈالتی ہے۔ خدا اپنی برگزیدہ قوم کے ساتھ کس طرح اچھے چل سکتا اگر وہ متفق نہیں؟ اگر برگزیدہ امت گناہ پر توفی ہوئی ہو تو ان کی رفاقت خدا کے ساتھ قائم رہے ہی نہیں سکتی۔ آیات ۳ تا ۷ کی مثالیں سب خطرے کی مثالیں

کے سے ڈر پیدا ہو سکتا ہے۔ اسرائیل
شیر کے شکار کی طرح ہے، اس چڑیا کی طرح جو چال میں پھنس
جاتا ہے، اس شہر کی طرح جس پر دشمن حملہ آور ہیں۔ ہاں اور
یہ خدا ہی کا کام ہوگا۔ جبرائیل آیت میں وہ اپنی جوت کو
دو بار شیر میر کی گرج سے کشیدہ دیتا ہے (دیکھیں ۲۱)
آیت ۶ کا دوسرا حصہ غلط ہے۔ اسے شک ہے کہ دشمن شیر
پر حملہ کریں تو وہ لالچ یا دشمنی کی وجہ سے یہ کرتے ہیں، تاہم وہ
خدا کی اجازت کے بغیر یہ نہیں کرتے اور ان کے حملے سے خدا اپنی
برکت کو کوئی ترک نہیں دیتا چاہتا ہے۔ اگر عاموس آج ہم سے حکام
ہوئے تو شاید وہ یوں کہتا "کیا یہودی متنی قوم نے ہمارے ملک پر
حملہ کیا اور خداوند نے انہیں نہ بھیجا ہو؟" ہمیں اس سے کیا سیکھنا ہے؟
وہاں ہم آیات ۱۰ تا ۱۱ کی تشریح کو بھی ملاحظہ فرمائیں
آیت ۷ ایک ضروری دعویٰ ہے۔ عاموس کہتا ہے کہ خدا
جیب عدالت کو لے کر آئے ہیں۔ اسے پہلے سے اپنے کسی نبی کو ہاتھ نہ تاکہ
وہ لوگوں کو ہدایت دے اور ان کو توبہ کرنے کے لئے ابھارے۔ اگر سے،
لیکن یہ انتظام جیتے کے لئے نہیں۔ عاموس ۱۱: ۱۲ میں ایک ایسے
دقت کا ذکر ہے جیب خداوند کا کلام سننے کا قیظ ہوگا۔ اگر ہم توبہ
کو ارادہ ملتوی کریں تو وہ دقت آئے گا جیب توبہ کا موقع جانا
رہے گا۔

۱۱: ۱۲ تا ۱۴: ۲ غیر ذمہ دار قوم کے حیرت انگیز گناہ اور اس کی
خوشحاک سزا۔

۱۔ سامریہ کے گناہ، حیرت انگیز ہیں۔ عاموس نے اشدود اور
مصر میں خود بنائی مذمت کی اس کے معنی یہ ہیں کہ اسرائیل کے گناہ اتنے
حیرت انگیز تھے کہ غیر قوم ممالک بھی اگر دیکھتے تو حیرت و تعجب میں آتے۔
قیحی جن جنوں کا ذکر ہے یعنی جنگامہ، ظلم اور لوٹ مار۔ اصل میں مطلب
ایک ہی ہے۔ "جنگامہ" سے یہ مراد ہے کہ طریقوں کے ساتھ اُسرا
انصاف سے نہیں بلکہ زیر دستی سے پیش آیت اور یوں ان میں ظلم
کیا اور لوٹ لیا یہ وہی گناہ ہے جس کا ذکر باب ۲: آیت ۶ میں ہو
چکا ہے۔

۲۔ آیت ۱۱ کی تشریح

مخصوصہ اور لوٹ مار آیت ۱۱ میں صاف ہے اور مزید تشریح
کی ضرورت نہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جو کچھ سامریہ کے اقوام
نے غریبوں سے لوٹ لیا وہی دشمن ان سے لوٹ لیں گے۔
ننانوے فی صدی برابری۔ آیت ۱۱ کی تشریح صاف ہے۔
عاموس خود چر دیا تھا اور اس نے اپنے ذاتی تجربے سے یہ تشریح
کی۔ اگر شیر میر نے جانور کی صورت وہ طاغیوں یا کان کا ایک
ٹکڑا چھوڑ دیا ہو تو بہت کچھ باقی نہیں رہتا۔ اسی طرح بنی اسرائیل
..... چھوڑائے جائیں گے یعنی صرف تھوڑے سے لوگ ہی باقی رہیں گے۔
باقی تلافی فی صدی برابری ہو جائیں گے۔ یہاں کا فقرہ کافی مشکوک ہے۔
جو ترجمہ دیا گیا ہے "جو سامریہ میں جنگ کے گوشہ ہوا اور دشمنی فرشتہ پر
بیٹھے رہتے ہیں" ایک ممکنہ ترجمہ ہے لیکن عبرانی صاف نہیں۔ معنی یہ معلوم
ہوئے ہیں کہ لوگ جن کی برابری کا اعلان دیا گیا ہے ہر قوم کی عین دشمنی

کی زندگی بسر کرتے ہیں (دیکھیں ۱: ۶۳-۶۴)۔

مذہبی اور مذہبی برہادی۔ بیت ۱۴ میں بیت بنائے کے مذہب کے سکول کا ذکر ہے۔ مذہب کے سنگ (۱) جگہ تھی جہاں لوگ پناہ کے لئے چھاگ جاتے تھے (ملاحظہ ۱: ۵۰)۔ ان کی برہادی سے وہ ہر وقت مذہبی زندگی کی برہادی بلکہ پناہ گاہ کی برہادی مردہ ہے۔ آیت ۱۵ میں میرا سر ایشیوں کی مسجدوں کا ذکر ہے۔ غالباً ان کی کوٹھڑی کے وہ حصے تھے یعنی زمیں کی گھر جس میں وہ مردی کے موسم میں رہتے تھے، اور تابستانہ گھر جس میں وہ گرمی کے موسم میں رہتے تھے۔ علم ساریہ سے ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ سامریہ کے گھروں کو ہمیر لوگوں نے اپنی دولت سے بھری طرح طرح کی چیزوں سے آراستہ کیا تھا۔ یہ سامریہ کی سب سے زیادہ برہادی تھی۔

۱۶۔ سامریہ کی امیر خواتین کے گناہ اور ان کی سزا۔ عاموس بڑی سختی سے امیر خواتین سے مخاطب ہوتا ہے۔ وہ ان کو "سو کی گایہ" کہتے ہیں۔ دنیا بھر میں ان کے مشرق کی طرف تھا۔ اس کے پل گائے موئے موئے درخت عالم جاؤں تھے۔ "لوگوں سے" شوہروں مرد ہے سامریہ کی خواتین کا یہ گناہ تھا کہ وہ اپنے شوہروں سے عیش و عشرت کی چیزیں مانگ کر لیتی تھیں، اور یہ دانتیں کرتی تھیں کہ ان چیزوں کے حصول کے لئے غریبوں کو ستانے اور مسکینوں کو پھیلنے کا باعث بنیں۔

تاریخ ۲ اور ۳ میں جو سزا بیان دیا گیا وہ عیسائی میں مذمت نہیں ہے لفظ کا ترجمہ "انگڑی" یعنی بھین کی سزا کا چھوٹا کاٹنا ہے اس کا ترجمہ "بیر" بھی جائز ہے، اور جس لفظ کا ترجمہ "مست" ہے

یعنی بھین کے شکار کاٹنا ہے اس کا ترجمہ "بیر" یا "ٹوکی" بھی جائز ہے۔ لفظ "بارون" جس کا ترجمہ "قید" ہے غالباً کسی شہر کا نام ہے جو غیر ملک میں تھا، یا پھر عیسائی کے لئے کسی شہر کی فصلی ہے، یا کہ ان کے ایک اور لفظ غلط لکھا جس کا ترجمہ "مذہب" یعنی کوڑا کرکٹ کا ڈھیر ہے۔ یہیں سامریہ لکھتوں سے پتہ چلتا ہے کہ سامریہ نے ان کے اپنے قیام کے ناکوں میں کانٹے لگائے اور ان کو رسیوں سے باندھا، ممکن ہے کہ سامریہ لوگ اسی طرح ان خواتین کو ناک سے اسیری میں لے گئے۔ ممکن ہے کہ معنی اور ہوں یعنی وہ خواتین جان سے مار دی جائیں گی اور لوگ ان کی شیش سپردوں اور ٹوکیوں پر اٹھا کر شہر کے باہر مزملہ پر پھینک دیں گے۔

۱۷: ۵۳۔ غیر ذمہ دار مذہبی ریت اور سم خدا کی نظر میں گناہ ہیں حکومت اسرائیل میں دن اند بیابانی کے عہدہ بچان ایک اور مذہبی مرکز تھا (۱۔ سموئیل ۱۰: ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱

لوگوں کی خوشی سے بیخبر مجھ کو ہی کہہ دیتے تھے، لیکن ظالموں نے کہا کہ تم سے مشورہ کرو گے۔ یعنی وہ تنہا تم پر مجھے سے کہتا ہے کہ تم بھی دیت دے تم پر تم بہت زائد دیتے ہو۔ چلو ان پر حد سے زیادہ (دے دو) لیکن کہ تم ان باتوں کو پسند کر دیتے ہو، اور ذوق اور صحابی انصاف کو نظر انداز کر دیتے ہو۔ اسے شکایت دیت دے تم پر زور دے۔ اور یہ درجہ گناہ کہہ دے۔ ظالموں اس پیغام کی ناپاک آیات ۱۴ میں زیادہ تشریح دیتا ہے۔

خیر ذمہ دار قوم خدا کی ہدایت کے باوجود ان کی حرمت
میں جبر نہ لائی۔

یہاں سے لوگوں کو یاد دلانا ہے کہ اس سے پہلے خدا نے
 کو کھڑے ہونے کے ذریعہ سے ہدایت دی تھی، روٹی کی کھجور
 پانی کی کھجور کی بیماری، دیا، اور عیسائیوں کے ذریعہ سے خدا
 نے ان کو ہدایت دی تھی لیکن انہوں نے چرند کی ریت میں
 کوئی نہ سمجھیں۔ آیت ۱۱ میں لوگوں کے حانت اس لئے صاف
 ہے کہ ان کو روٹی نہیں ملتی، آیت ۱۲ میں مادہ سموم گرم ہوا ہے جو
 کچھ بھی فصل کو خوب کر دیتی ہے۔ درگاہی گرمی کی وجہ سے
 تو ہے، آیت ۱۳ میں مصر کی ہی دیا، شہر یہ بھی دیا ہے جس کو
 ذکر ۱۴ میں ہے، اور جس کا اثر شہر اور حیران پر ہے۔
 لیکن ملاحظہ ہو، آیت ۱۵ میں دیا کا کھانا تو خیر ہی سے شروع ہوا ہے
 درختوں کو وجہ سے پڑا نہیں گئی، آیت ۱۶ میں ایک جھونپڑی کا ذکر
 ہے، مگر درخت کی بیماری کا ذکر پیدائش ۱۹ میں ہے۔

کے معنی ہیں کہ جس طرح سیدم احمد عہدہ کی پرہادی پبلک کی لاد مکمل پرہادی ہوئی، اسی طرح مجبور انچس سے کسی جگہ کی پرہادی ہوئی۔
لہٰذا جس طرح لوط اور انس کی بیٹیاں سیدم کی ملک سے بچ چکے
اسی طرح لوگ مجبور انچس کی آفت سے بچیں گے۔

عالموں میں ایک ایسا پیش کرتا ہے، کہ خدا آفتوں کے ذریعہ
سے لوگوں کو ہدایت دیتا ہے تاکہ وہ توبہ کریں اور اللہ کی طرف رجوع
رہیں۔ مکاشفہ کی کتاب میں سکھائی ہے کہ کبھی کبھی ایک ایسا طریق
کی آفت وہ جہر ہے جس کے ذریعہ خدا اپنے لوگوں کو اپنی
نزدیک رفاقت و وسیع کے دکھوں کی شراکت میں شامل کرتا ہے
(مکاشفہ ۱۶) کبھی کبھی وہ نرسنگ کی آواز ہے جس کی بدولت خدا
ہدایت دیتا ہے (مکاشفہ ۱۷) (دیکھیے کبھی وہ یہ ہے جس کے
ذریعہ سے خدا غریب لوگوں پر مہر دیتا ہے (مکاشفہ ۱۸)۔

۱۳۰۴ھ کی روشنی میں توبہ کی ضرورت

جن پنج نغزوں کا ذکر کیا تھا، میر جو، وہ ان لوگوں کے
 سے جو ان سے بچے نکلے، میری حکومت سرانجام کئے بغیر اور
 بدینت کا باعث نصیر۔ لیکن موت سرانجام پر جلد آنے والی تھی اب
 ہر امت کے لئے نہیں بلکہ سر کے لئے تھی چنانچہ خاموش لوگوں سے منت
 کر کے کہہ دیا کہ "تو اپنے حواس سے طاقت کی تباہی کر"۔ آیت "انک
 وہ" "م" کہتا تھا، اب وہ "تو" استعمال کرتا ہے۔ یہ شخصی معنی ہے
 جب تک لوگ انگریزی عرصہ تو یہ نہ کریں تب تک امت اسلامیہ کی

تو یہ نہیں ہو سکتی۔

پھر آیت ۱۳ میں عاموس اسی خدا کی صفیں پیش کرتا ہے جن سے عداوت کرنا ہوگا۔ وہ کوئی رسول، دیوتا تو نہیں، وہ آسمان و زمین کا خالق ہے۔ وہ انسان کےوشیہ و قیالات سے واقف ہے۔ وہ سب کو دیکھ کر کہتا ہے کہ وہ کسی کا تبار، سماج، قوم یا نسل سے نہیں ہے۔ وہ رب الاقوام ہے۔ خدا قادر ہے۔ وہ ہم کو روک نہیں سکتے کہ وہی دھوکا دے سکتے ہیں۔ وہ ہم کو جانتے ہیں کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح پھر آئے گا۔ وہ زندوں اور مردوں کی عداوت کرے گا کیا سمجھیں اس سے ملاقات کی تیار ہی کر کے ہیں؟ اب موقع ہے، وہ رحم کا دروازہ کھلا ہے، لیکن وہ دقت آئے گا جو یہ تو یہ نہیں ہو سکے گی بلکہ "عداوت کا ایک ہونا" انظار اور عقبتار آتش پائی ہے جو مخالفوں کو کھینچے گا۔۔۔ زندہ خدا کے ہاتھوں میں پڑنا ہونا بات ہے۔"

(عبرچوں ۹: ۱۴، ۱۵)

تبادلہ خیالات کیسے سوال

۱۔ عاموس ۶: ۱ اور ۶: ۱۴ تا ۱۱ کی روشنی میں کیا آپ سوچتے ہیں کہ آج کل، خدا کا ہاتھ ہر قسم کی بلا پر موجود ہے، اور کہ ہر قسم کی آفت خدا کی طرف سے ہے؟ کیا خدا کا ہاتھ انسان کی جگہ پر نہیں ہے؟

۲۔ عاموس ۳: ۶ کی روشنی میں ہوتا ہے تبادلہ خیالات کیوں۔ کیا آج کل خدا کوئی نئی چیز ہے۔ وہ سچی مرئی ہم پر اور کلیسیا پر کس طرح ظاہر کرتا ہے؟

۳۔ عاموس ۱: ۴ تا ۵ پر غور کریں۔ کیا ہم آج کل شخصی اور کلیسیائی زندگی میں مذہب کی ظاہری صورت پر ضرورت سے زیادہ زور دیتے ہیں، اور عملی صداقت پر ضرورت سے کم زور دیتے ہیں؟

۳۔ صداقت کی تلاش

سندی آیت ۱۵، ۱۵ ل
"ہری سے عداوت در نیکی سے محبت رکھو اور پھانگ میں
عدالت کو قائم کر دو"

موضوعہ۔ صداقت کی تلاش

- ۱۔ باب ۵۔ صداقت کے حق میں فیصلہ کرتے کی ضرورت
نوشہ نوے فی صدی کی عداوت یقینی ہے۔ آیات ۳۵
- ۲۔ تلاش چھوڑ کر خدا کی تلاش کے لئے دعوت
آیات ۴۵
- ۳۔ اسرائیل میں صداقت کا انکار آیات ۱۴۶-۱۴۷
- ۴۔ صداقت کی تلاش کے لئے دعوت۔ آیات ۱۵۵
- ۵۔ فوج خداوند عدالت کو تہمتیں دے کر مڑیں
گمراہی لگا۔ آیات ۶-۱۵۶
- ۶۔ حق و انصاف کا دین عدالت کا دین ہو گا۔ آیات ۱۸-۲۰
- ۷۔ غلط عبادت چھوڑ کر عداوت اور صداقت کی تلاش
کئے بغیر دعوت۔ آیات ۲۱-۲۲
- ۸۔ غلط عبادت کا یقینی نتیجہ عداوت ہو گی۔ آیات ۲۵-۲۷
- ۹۔ باب ۶۔ عداوت کے انکار کا یقینی نتیجہ عدالت ہو گی۔
- ۱۰۔ سب پر خدا درخشاں فرمیں قوم کی عدالت۔ آیات ۳۰-۳۱

- ۱۱۔ عدالت میں موت اور بربادی۔ آیات ۸-۱۱
- ۱۲۔ اسرائیل کی بُری خود قدرت ہے۔ بیت ۱۱
- ۱۳۔ دقت و دشواری جاری رہے گی۔ سورہ ملک کی پہلی
جگہ۔ آیات ۱۳-۱۴

تشریح

دیباچہ گوچر یہ ممکن ہے کہ عاموں پر یہ سوجھ بوجھ غائب
اس لئے موجودہ کتاب ساری کی ساری نہیں لکھی۔ اس لئے یہودیہ کے
تفویض سے سفر کے سمیت اہل میں فوت کی۔ میں چاہتا ہوں کہ اس
نے کتنے دن تک قیامت کی دہائی کا سُننے چاہئے میں سامعین میں
یہ حکومت امر میں سے کسی قوت میں نبوت کی ہو۔ اور میں کسی مرتب نے
عاموں کی بیوقوفوں کو کتاب کی شکل میں تفہید کیا۔ ہوسکتا ہے کہ مرتب
نے عاموں کی کچھ تحریروں کی جگہ اس کی تباہی سیکر کچھ نہ لکھ
ہو۔ خدا سادہ ہی طرح ظہور کے لوگوں سے صداقت کر کے ظہور میں ہو۔
میں کوئی کچھ پر پیام یاد میں آیا ہو گا جیسے کہ چاہے دو جواب میں
غائبانہ سوس کی چہی تقریر تنہا پیش ہوئی کبھی کبھی کسی پیغام کو
منہ دہ اس کا کوئی یہ حصہ یاد میں رہا ہو گا جو نہ وہ واضح یا قابل
یاد رکھنے کا حصہ تھا۔ باب ۵ اور ۶ میں مذکور بار بار اسے
تدبیر علیحدہ علیحدہ ٹوکوں سے لئے گئے ہیں۔ ہم کو یقین ہے کہ
مرتب نے رجوع القدس کے الہام سے ان کو ترتیب دی تاکہ خدا کا
کلام ان کی بدولت ہر فرد میں درج ہو

خدا ہم پر رحم فرمائے۔ یہ بات عیاں ہے کہ ان دو الجواب میں ترتیب نے ایسے خواتین کو جمع کیا ہے جن کا تعلق چار مضامین سے ہے۔ ایک وہ مضامین، بار یا دو پہل کے گئے ہیں یعنی صداقت کا انکار، عداوت کا اعلان، صداقت کی غلط تلاش، کد صداقت کی صحیح تلاش۔ اس غرض سے کہ ہم عاموس کی تقسیم زیادہ مفید سے متنبہ کریں، ہم ان الجواب کی ششترت، بت، پتہ بت نہیں بلکہ مفہوم یہ مفہوم کہیں گے۔ خلاصہ پھر یوں ہوگا۔

صداقت کی تلاش

- [illegible]

۱۔ صداقت کا نکتہ

مک حلقہ، انیس اگست ۱۹۵۷ء اور ۱۹۶۶ء میں پیش کیا گیا ہے۔ امیر لوگ
عدالت کو ناگروانا اور عدالت کو خاک میں ملا دیتے ہیں، دیکھو عدالت
کو انڈیا میں آکر شرمناک عدالت کو ناگروانا بنا رکھتے ہیں۔ ناگروانا اور
انڈیا اپنی کرڈی چیز ہیں، ناگروانا اور انڈیا اس کی یہ صفت بھی ہے کہ

بھین میں ۱۵ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اندر گرہا ہے۔ معنی یہ ہیں کہ حلاوت اور صداقت کی ظاہری صورت تو مٹی کی ہے، حقیقت میں ان کی انکار تھا۔ (مئی ۱۹۷۷ء تا ۲۸) میں ملادندیسٹریس اس قسم کی سیکاری کی کھجوت کرتا ہے) خاک میں ملا دینے سے پاگل کرنا مراد ہے۔ ۱۹۷۹ء کے پہلے حصہ میں دوسو لاشیں ہیں اور خالی صحن تہہ جیروا ہے "مٹی چٹانوں پر گھومتے دوڑیں گے، یا کوئی میلوں سے ٹھنڈل پر لپ چلائے گا" یہ دونوں باتیں خلافت قدرت دینا ممکن ہیں، اور اگر ہم یہ کہہ لے گی کوشش کریں تو نقصان ضرور ہوگا۔ یہی طرح جیب ہم بے انصافی کرتے ہیں تو ہم خدا کے مقرر شدہ انتظام کی خلاف ورزی کرنے میں دراصل کچھ نقصان ہوگا۔

حکومت برطانیہ کیسے جس دور میں یہاں سے لے کر ۱۳۶۱ء تک رہی ہے، انھیں کا ذکر کیسے ہیں جو "پچاس گلوں" میں چوتھے تھے۔ مشہور کے چھانک میں ایک نقلی جگہ تھی جہاں مقامی رئیس فیصلہ کیا کرتے تھے (۱۲)۔ یوب ۱۰۹ء ۱۱۰ء میں کوئی ستیا گواہ مذہبوں کے خلاف ہوتا تھا تو میراے میں کو چپ کر یا ریت (۱۰)، پھر انہوں نے غریبوں سے جہاد کر کے گیہوں جیسی بیار ریت (۱۱)۔ انہوں نے بے گناہ لوگوں کو تباہ کیا، میراے سے رشتہ داری۔ جب کوئی مسکین دعویٰ کرنا چاہتا تھا تو انہوں نے اس کی نہ سنی (آیت ۱۲)۔ غرض، حد فلوں میں انہی نے انفرادی تھی کہ یہ عقل کی بات تھی کہ خاموش رہے اور احتیاج نہ کرے (آیت ۱۳)

۱۱۱۱ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ بے انتہات دینیں کس طرح

زندگی بسر کرتے تھے وہ لوگ تھے "جن کے پاس بنی اسرائیل تھے"۔
 کتبہ ان کی حالت سے انصاف ہوتا ہے۔ کتبہ سماجی انصاف قائم
 کرنے میں سب لوگوں کی اسم داری پر مبنی تھی کیونکہ یہ جمہوریت نہ تھی۔
 یہی بادشاہ دہریس قوم کے سرور کی خاطر ذمہ داری تھی، اور وہ
 کتبہ تھے، وہ بادشاہت اور یہی فکر تھے "سیت" (صنای کے ذکر
 سے معلوم ہوتا ہے کہ عاقلوں پر وہ اسے رس کو بھی شامل کرتا ہے،
 لیکن "سیت" سے عداوت ظاہر ہے کہ اس کے خیالات زیادہ تر حکومت
 اسرائیل پر ہیں کیونکہ "یوسف" سے مراد "حکومت" اور "سیت" ہے، جس
 کا صدر شہر مسریہ اور اہم کے صوبہ میں تھا، خرم یوسف کا بیٹا تھا۔
 ان رسمیں کا یہ خیال نہ تھا کہ ہم پر کسی قسم کو پابندی آئی گی، جتنا
 سے معنی ہیں کہ جس طرح دشمن کے نام کے شہر کنز ادھارات
 عظیم کو فتح کیا تھا ویسے ہی وہ مسلمہ پر بھی فتح حاصل کر سکتا ہے
 اور جس طرح یہود کے بادشاہ عزیر نے حیات کو بے ذکر (۲۰) قرار
 دیا (۲۱) کسی طرح سامریہ پر دیکھ جائے گا۔ "سیت" کے "خدی
 وہ نفروں سے یہ مراد ہے کہ نہ اسرائیل ان سے مضبوط ہے وہ نہ
 بنی دہ اسرائیل سے مضبوط ہیں کوئی فرق نہیں۔ لیکن قوم کے رئیس
 بے پرواہ تھے جو اسرائیل نے اپنے دلوں میں کہا کہ عداوت کا دن
 دور ہے، سو ہم آج کل ظلم کر سکتے ہیں، آیت ۳، ۵۱۔ ہمت مستی اور
 "علم کی زندگی عیش و عشرت میں بسر کرتے تھے، وہ بدوں اور فوڑ
 بچھڑ اور کافروں کو مشت کھایا کرتے تھے (آیت ۴) وہ موسیقی سے بہت
 فطرتاً متعلق تھے، "سیت" اور بہت ہی سے اور معتزل استخوان

کرتے تھے، "سیت" جس عقد کا ترجمہ "پیاروں سے" (۱) اس سے بڑے
 شرسہ جام مرد ہیں۔ "سیت" کے "خدی" حصہ کا مرید یوں ہو سکتا ہے
 یوسف کی زنجی حالت کے بارے میں ایسے فکر نہیں۔ "لیکن" ساسری نے
 مسافر کے زنجیوں کو تین گھنٹے لگا کر باندھا (۱۰ تا ۳۲) لیکن یہ وہیں
 کا بنی دہری کی طرح بے فکر ہے "چونکہ ہم تو بھی حالت میں ہیں۔
 ہم کو کوئی اگر عوام تکلیف میں ہیں؟"

اس بے فکری کا ایک اور ذکر ۳۱:۶ میں ہے اس "سیت" میں
 دو شہروں کے ناموں پر وضع جنگ (عقد) ہے حکومت صولٹ نے
 دمیوں کے ہاتھ سے بنایا دو چھوٹے شہروں کو جو "سیت" کا ایک
 کا نام دیا، یہ جس کے معنی "بے حقیقت" ہیں اور دوسرا "خرم
 یعنی" "سیت"۔ جس میں جب اسور کی فوجیں آنے والی تھیں تو ایسے
 معمولی فتوحات سے قیامہ ثابت ہوئی

۲۔ عدالت کا اعلان

عاموس ص ۲: ۱-۶ میں بیان ہے کہ ایک جھوٹا ملک بھی نچل ہوگا،
 جو کہ حکومت سود حکمران، سر زمین پر حملہ کرے گی اور اس سے ملک کو
 فتح کر کے اس کے باشندوں کو یا قتل کرے گا یا اسیری میں لے جائیگا۔
 تاہم ہم قرآن پر سب کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ وہ طرح طرح کے
 ظالموں پر مقرر در ویشوں سے آنے والی عدالت کو پیش کرتا ہے۔
 وہ وہ کرے گا۔ سرور ہونے والی ہوگی، تنگتر کی، اندھے، کوئی
 اس کی مدد نہیں کرے گا (۵)۔ سب شہر کے بارے میں سب دہات کے کھنڈ

دورب ناکت، ونام میں شریک ہیں (۷۵:۷۱:۵)، نام کے دستور کے پارے میں یہ بعد ۲۰، ۷، ۱۹، ۲۰، ۷، ۱۹، ۲۰، ۷، ۱۹ کو دیکھیں۔

۱۱۶ میں بھونچل کا ذکر لکھا ہے، "بڑے بڑے گھر خنوں سے اور بھونچل فوس سے برباد ہوئے گئے" ۹۱۵ میں یہ بات صاف نہیں کہ وہ "بھونچل" ناکت جس سے خنوں پر تباہی آتی ہے بھونچل کا خنوں کے حملہ کا نتیجہ ہوگا۔

دشمن کے نام کا ذکر نہیں۔ میں تم پر ایک قوم چڑھاؤں گا۔

(۱۲:۷) "لیکن وہ" دشمن سے بھی لگے" ہے (۱۶:۱۵) وہ دشمن

کی، یعنی ریاست رام کی دوسری طرف، اسور کی زیر دست حکومت داغ

میں، یہ نام دوم نے "اسرائیل کی حد کو حرات کے مدخل سے

میدان کے دریا تک پھیر دیا" (۲۵:۱۳) لیکن اب

دشمن "تم کو حرات کے مدخل سے جاری عرب (میدان کی داغ) تک

پہنچان کرے گی" (۱۲:۱۶) اس کے معنی یہ ہیں کہ اسور کی دشمن

سادے ملک کو فتح کریں گے۔ حرات کا مدخل شمال کی طرف اسی سرحد

پر تھا، وہ دہائی عرب بحیرہ قرہ او کے جنوب پر تھا۔ اسرائیل فوج

میں سے فوس کی مدد پر برباد ہو جائے گی (۳:۱۵)۔ سامریہ اپنی مادی

مسوری، یعنی مرد اور تین، بیکے بیکہ اور سامان، سب کچھ دشمن کے

حملہ کیا جائے گا (۸:۱۶)۔ انریم کی پہاڑی ملک میں دشمن مشروں

کو لگ سے جلانے لگا اور بیت ایل بھی توجہ نہ جانے لگا (۶:۱۵)۔ رئیس

قوم کے شرف پہلے اسروں میں سے ہیں گئے (۷:۱۶) ان کی پیش و

نشاط کا خاتمہ ہو جائے گا اور وہ نہ اپنے ترائے ہوئے جنسوں کے

مکان میں دیں گے۔ وہ نہ ہی، پتے، ناکت فوس کی سے ہیں گے

(۱:۱۵)۔ "نکت کی جلاد فوس دشمن سے بھی آگے بھی سور میں ہوگی

(۲۵:۱۵)، شہر اسور سرخون کے ایک نقش سے ہیں پتہ لگتا ہے کہ

مشتہ قبل از مسیح میں سورہ ۷۵۰ لے ستائیں سترہ (۲۵:۱۰)

سرخیوں کو اسیر کر دیا۔ (۲:۱۵) اسور ۵۱۶ ق م کو بھی دیکھیں

میکر عدالت کا سب سے کوڑا ہو یہ ہوگا کہ خدا اپنی رحمت

کے خلاف ہوگا۔ یہ اندازہ مل کے ہے یہ عجیب اور تسی بھوق و وہ ہے

کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ (۲:۱۵) (۲:۱۵) لیکن ظالم

اور دشمن قوم کے سرکب فرد کے لئے یہ بہت، کہ پیش گوئی ہے

جیب خدا "یہ ہے کہ" میں تجھ میں سے ہو کر گردن لگا" (۲:۱۵) (۲:۱۵) اسرائیل

نے سوچا کہ "خدا" کا دن "۵۱۶" ان ہوگا جیب ان کا خداوند ہوگا

دوسری قوموں کے "یہ" اور پر نمایاں فتح پاکر سرخیوں کو کامیابی اور

سرخواری سے لے لیں ۵۱۶ میں چند سادہ شاخوں سے ثابت کرنا ہے کہ انہوں

فردہ قوم کے لئے خداوند کا دن اور خداوند اور کی کا دن ہوگا (۸:۱۵) (۸:۱۵)

سب سے دیکھو تصویر ۹-۱۰ میں ہے، آیت ۱۰ میں ترجمہ "جو اس کو

جلائے" درست نہیں، کیونکہ اسرائیلی پتے سرخوں کو دفن کیا کرتے

تھے، درست ترجمہ یہ ہے "جو اس کے لئے بخور جلاتا ہے" دیکھیں

۲- تو تاریخ ۱۲:۱۶ یہ اس وقت کا دستور تھا کہ جیب لاش بھوق

گئی "تا کہ کھڑے نکالی جائے اور مشتہ دانہ پوچھا کرتا تھا "کیا کوئی"

اور تیرے ساتھ ہے؟" اور غمزدہ جواب دیا کرتا تھا "جی نہیں۔"

خدا دندہ تجھے ہر گت دے "لیکن زمانہ آنا خرب ہوگا کہ لوگ

خداوند کے نام سے بھی خدیں گے، ایسا نہ ہو کہ ان کا دشمن
خدا یہ سنگم ان پر پھر ٹوٹ پڑے؟ اگر ہم جان بوجھ کر گناہ
کریں (یعنی کرتے جائیں) تو عداوت کا ایک مونسک انشاء
اللہ غضبناک آتش باقی ہے جو مخالفوں کو کھائے گی۔۔۔
زیدہ خدا کے دشمنوں میں پڑنا چونکہ بات ہے (عبرانیوں
۱۶۶۱، ۱۶۷۱، ۱۶۸۱، ۱۶۹۱)

۳۔ عداوت کی غلط تلاش

۱۵۱۵ میں تین تہارتوں میں جو اس ذکر ہے، بیستہ میل در پھر
کا ذکر ۲: ۵ میں ہے چکا ہے۔ میر سیم پورہ کے جنوب پرانیوں کے
پاس تھا۔ وہاں جانا گیا سفر تھا۔ لیکن عاموس کہتا ہے کہ تہارت
سے ہم سنبھالنا حاصل نہیں کر سکتے۔

۱۵۱۵ تا ۲۳ میں تہارتوں کا پیغام ہے جو ہم نے ۱۴ تا ۲۵ میں
دیکھا ہے۔ اگر خلائی زندگی میں ہے اتفاقاً تو خدا کی طرف تہارت
کی عداوت قبول نہیں کرے گا، بے شک سر نیلوں کی عداوت میں
کچھ نہ کچھ تہارت پرستی بھی لکھیں جن قربانیوں کا ذکر آیت ۲۱ میں ہے
وہ سب تہارت کے مطابق ہیں (دیکھیں خروج ۲۹: ۳۸ تا ۴۲)
۱۵۱۶ تا ۲۴ میں طرح "تہارت" سے ہے مراد نہیں کہ خدا کے فضلہ
زیادہ گناہ ملے ہیں ہے، لیکن وہ مذہبی ریت و رسم جن کا وہ سفر
کی تبدیلی شدہ زندگی سے کوئی تعلق نہیں، خدا کا ان کو منظور نہیں
کرنا۔ میر کے قول کے مطابق عاموس کا پیغام تھا "تم نے شریعت

کی زیادہ بھاری باتوں یعنی انصاف اور رحم اور ایمان کو چھوڑ
دی ہے۔ لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے" (مسیح ۱۶۳ تا ۱۶۴)۔
تہارت کے یہ معنی نہیں کہ جنی اسرائیل کے ذہن اور فکر کی قربانیوں
بیان میں نہیں چھوڑیں، بلکہ خدا کے ان کو سب سے زیادہ سکھایا
اس نے اس حکم کو سکھائے (خروج ۲۰: ۲۰) اور ان کی سماجی اور معاشی
زندگی کے سب سے احکام دیئے (شعرا خروج ۲۳: ۱ تا ۲۳: ۱۵)
سنتا ۲۹ (خروج) اس نے ان سے کہا کہ "اپنے آپ کو مقدس
کرنا، ہر پاک ہو جائیو کہ میں پاک ہوں" (۱۱: ۱۱) میں اسے امر کیا:
خداوند تیرے خدا ہے، اس کے سوا اور کیا پوجا نہ ہے کہ تو خدا اور تیرے
خدا کا خوف، مانے اور اس کی عیب دہیوں پر بھلے اور جس سے محبت
رکھے اور چلے۔ اسے دل اور اپنی ساری جان سے خداوند
پنے خدا کی بندگی کر کے لا مستشہاد ۱۱: ۱۱ تو انتقام نہ لینا
اور نہ ہی قوم کی دشمن سے کینہ رکھو بلکہ اپنے ہمسایہ سے اپنی مانند
محبت کرنا، جو خداوند ہوں" (۱۱: ۱۱)۔
۲۰۱۵ ایک شکل تہارت کے ملوک کا معنی تھا، "ملوک تھا جو عورتوں
کا بیٹا تھا اور اس میں ۱۱: ۱۵، اور "کیران" سیارہ زمین ہے
جو کا ایک اور نام "دن" تھا (عزرائیل ۱۰: ۱۰) ہم سمجھتے ہیں
کہ عاموس موجودہ امر میں پر الزام لگاتا ہے کہ ان کی عداوت میں تہارت
کا پچھا اور ستیاریوں کی پرستش اپنی ہوئی تھی۔

تبادلہ خیالات کے لئے سوال

۱۔ سر نل بریاد شاہ در رئیس قوم کے مشرق سرحدی انصاف کے ذمہ دار تھے پاکستان جمہوریت میں کون ذمہ دار ہے؟
 کیا ہم جو سمجھتی ہیں اس کے بارے میں کچھ کر سکتے ہیں؟
 ۲۔ ۱۶۱۶ کی روشنی پر کیا یہ بھی بات ہے کہ میر مجبور کے پاس فی اسی سبب اور کاروں ہوں مجب کہ پاکستان میں بیشتر لوگ ٹھہر رہے ہیں یا غیر نسبی پر ہی مشکل سے گزارا کرتے ہیں؟
 ۳۔ ۲۱۵ کی روشنی میں کیا سچی کو کبھی سمجھی ہے انصاف کے سامنے خاموش رہنا چاہئے؟ جس کو کب بولنا اور احتجاج کرنا چاہئے؟

۴۔ صداقت اور عدالت کا پیا پیہر عاموس ۲۷ تا ۳۱

مستند آیات - عاموس ۲۷: ۱۵ تا ۱۵

میں نے نبی ہوں نہ نبی کا بیٹا بلکہ چر دایا اور گو گھر کا بھل
 پورے دہائیوں اور جیب میں گتہ کے پیچھے پیچھے بھاتا تھا تو خداوند
 نے مجھے دیا اور فرمایا کہ جیاء میری قوم اسرائیل سے نبوت کر؟

خداوند صداقت اور عدالت کا پیا پیہر

۳۵: ۱۶	پہلی روایا - ثلثین
۶۴: ۶	دوسری روایا - آگ
۹ تا ۷	تیسری روایا - ساہواری
۱۶۶: ۷	اسیباہ کاہن اور عاموس نکا
۳۵: ۱۸	چوتھی روایا - میوڈن کی نوکری

تشریح

دیا پیہر -
 ہم نے دیکھا ہے کہ عاموس نے کس طرح، سر نیلیوں کے
 سامنے خدا کی صداقت اور عدالت کو پیش کیا اور ان سے مدد کی کہ
 وہ خدا کے طالب ہوں اور عدالت سے بچ جائیں۔ انہوں نے دعویٰ

دیکر کہ ملتوں کا چارے پر کیا اثر ہوگا، قانون حکم یہ تھا کہ چارے کی پہلی ٹھٹھ یا دشاہ کو دی جائے، اور بعد میں لوگ دوسری ٹھٹھ سے اپنے چاندیل کو کھلا سکتے تھے۔ ٹھٹھوں کا اثر عوام کے بھانڈوں پر اور نہ ہی بادشاہ کے جنگی گھوڑوں پر ہوگا۔ عاموس نے خدا سے متعلق کی کہ وہ اپنی قوم کو معاف فرمائے ہر خدا سے بدلتے کا وعدہ کیا۔

۴۱۷ تا ۴۱۸ دوسری روایہ۔ آگ

شہر دوم واقع ہو عاموس نے دوسری روایہ میں دیکھی وہی تھا جس کا ذکر عاموس ۱۹ء تا ۲۱ء میں ہو چکا ہے۔ عاموس کے زمانہ میں عام خیال یہ تھا کہ تیس کے نیچے ایک سندھ ہے جو سب سوئوں کا سرچر ہے، دروگ میں مستدر کر خیرین کہتے تھے۔ عاموس کی روایہ کے معنی یہ ہیں کہ گری کی شدت خدا پرش کی کمی کی دہر سے سوجاں بھی نہ کر سکتی اور نقص مراد ہوتے ہیں۔ "مقابلہ کرنے سے یہ مرتد ہے کہ خدا اپنی قوم کے خلاف یہ کرتا ہے تاکہ وہ اپنے گنہ سے باز نہ آئے۔" (دیکھیں یہیج ۳۱:۳، ۳۲:۱، ۳۳:۱، ۳۴:۱، ۳۵:۱، ۳۶:۱، ۳۷:۱، ۳۸:۱، ۳۹:۱، ۴۰:۱، ۴۱:۱، ۴۲:۱، ۴۳:۱، ۴۴:۱، ۴۵:۱، ۴۶:۱، ۴۷:۱، ۴۸:۱، ۴۹:۱، ۵۰:۱)۔ عاموس نے غیر خدا سے متعلق کی کہ وہ اپنی قوم کو معاف فرمائے ہر خدا سے بدلتے کا وعدہ کیا۔

عاموس کی طرح درجنوں درجنوں نے اپنی قوم کی خاطر خدا سے معافی مانگی، مثلاً موسیٰ (خروج ۳۲:۱ تا ۳۲:۳۵) اور (۳۵:۱ تا ۳۵:۲) سمویل (۱ سموئیل ۲:۱ تا ۲:۲۵) اور (۲ سموئیل ۲:۱ تا ۲:۲۵) عزرا (عزرا ۱:۱ تا ۱:۱۵) اور (عزرا ۲:۱ تا ۲:۲۵)۔

درنمباہ، رنجیدہ، ۱:۵ تا ۱:۱۰۔ در خدا نے ان کی دعا میں سنیں، عاموس کی درخواستوں سے ہم کو مستحکم ہونا ہے کہ وہ جنگل کی دی نہیں مٹا جو سرخیوں کی ہر دی پر خوش تھا، لیکن وہ ان کا مجدد در پیر خواہ تھا۔ تاہم ایک ایسا وقت آتا ہے جب لوگوں نے خدا کی بدست کو بار بار نظر انداز کیا ہے۔ اور سرخشی دعا کے جواب میں خدا کی فراموشی میں سے خداوند نے پر مبادہ کو فرمایا کہ "اگرچہ موسیٰ اور سمویل میرے خداوند کھڑے ہوتے وہ بھی میرا دل بن لوگوں کی طرف متوجہ نہ ہوتا۔" ان کو میرے سامنے سے نکال دے کہ چلے جائیں۔۔۔ میں ان لوگوں کے لئے دعا نہ کر اور نہ ان کے واسطے اپنی دعا نہ کر اور نہ متک کر، کیونکہ جیب میں پٹی نصیب جس جگہ پکاریں گے میں ان کی نہ سنوں گا" (سرمبادہ ۱:۱۵، ۱:۱۶، ۱:۱۷)۔ اسی طرح وقت ملے کہ خدا نے عاموس سے کہا کہ میں پھر ان سے درگزر نہ کروں گا۔

۴:۱ تا ۹:۱ تیسری روایہ۔ ساچوں

تیسری روایہ میں خدا درج مستری کی شکل میں نظر آتا ہے، جس کے ہاتھ میں ساچوں ہیں۔ ساچوں کو ہے یا سپر کا فرق ہے جو یک رستے پر لٹکا ہوا ہے تاکہ مستری آواز سے آیا کہ دلدادہ بھی ہے کہ نہیں۔ میں نے یہی ہڈی پتوں کو دیکھا ہے جو آقا میترھی ہو گئی تھیں کہ ان کے جہد کرنے کا اندیشہ تھا، روایہ کے معنی یہ ہیں کہ اسرائیل بالکل میترھی دیوار کی مانند ہے، وہ آواز کیا ہے اور محروم ہو جائے گا۔ پھر ان میں عاموس صفائی کے ساتھ دین گوئی کرتا ہے کہ حکومت

اسرائیل کی فوجی مراکز پر بار ہو گئے اور کہ یہ تمام یاد خدا کے مقرر کرنے کے خلاف خداوند کو برا بھلا کہتے تھے۔ ۲۔ سلطین ۵: ۱۷-۱۸
 میں یہ پڑھ سکتے ہیں کہ یہ جسم دوم کی وفات کے بعد کیا کیا واقعہ ہوا۔ اچھے مہیوں کے بعد یہ تمام کا بیٹا کر۔ ایک سازش میں قتل ہوا، اور ایک بیٹے کے بعد مذکورہ کا جانشین سوئم بھی قتل ہوا اور ایک ایسی خاندان جنگی بننے لگی جس میں اس کی غیرت کی سوک اور بے رحمی ہوئی۔

نہت ۹ میں: "حق سے منکر گوت سر میں سر دے را یکین آت ۱۱۱"
 انجیل متوفی در صوبہ کا پانچ تھا، لیکن عاموس یہاں دو میں تھے
 شمل نہیں کرتا۔ شمل وہ اس لئے انجیل کا نام استہان کرنا ہوگا کہ سرکاری
 لوگ اکثر میریج کی طرف توجہ کرتے تھے اور میریج کا خاص تعلق
 حضرت سے تھا (عاموس ۵: ۵) دھیرہ پیدائش ۱۶۶: ۱۷-۱۸

۸: ۳۰۔ چوتھی روین میوں کی ٹوٹری

۱۔ تاکتی میوں کی ٹوٹری کا لفظی ترجمہ "گری کے موسم کے میوں
 کی ٹوٹری ہے۔" وقت پہچان کا لفظی ترجمہ "آخر سے حیران خیال
 میں گری کا موسم" قائل ہے اور "خر" قیص "مے جی دونوں
 لشکر کی آواز میں کچھ ملتی ہیں۔" تاہم جی گری کے موسم کے میوں کے موسم
 ہمارے میوں کی طرح پیچھے اور مزہ دار نہ تھے اور "خر" بھی بھل تھے۔
 چنانچہ ہم یوں ترجمہ کر سکتے ہیں دو یا کے معنی نکال سکتے ہیں "خود" وہ
 خدا نے پیچھے رہا دکھائی، اور کیا دیکھا ہوں کہ موسم کے "خود" تھے
 میوں کی ٹوٹری ہے۔۔۔ تب خداوند نے مجھے فرما کر میری قوم

اسرائیل چلی "خری خرب حدت میں سے: پیشین گوئی یہ ہے کہ میں اس
 کی جہالت اور دیت رح ختم ہو جائے گی اور کہ قتل عام اٹھ ہو گا کہ لوگ
 خدا کو جی سے "پیشین گوئی" سے پہلے چھٹیں گے۔

۱۰: ۱۷۔ امصیاہ کا بن اور عاموس نبی

نبی نبی میں ہم پڑھتے ہیں کہ یہ نبی اور قومی رہنماوں پر
 عاموس کے پیغمبر کا کیا اثر تھا۔ امصیاہ خدایا مہیت بل کا سرکار
 کا بن تھا۔ در نہ صرف مذہبی بلکہ سیاسی رجحان بھی تھا۔ سب لوگوں
 نے اس کو خبر دیا کہ عاموس نے یہ نبی ام۔ بادشاہ کا نام کے کر اس کے
 خلاف نبوت کی قوت کو کچھ خوف زدہ ہیں۔ نبی کے اس کو یاد دیا ہوگا
 کہ ایسا نبی نے کس طرح یہ جو کو سمجھ کر کے اتنی یہ بادشاہ کے بیٹے
 عوام کے خلاف بھگا اور لوگوں کے انصاف پرانے چنانچہ امصیاہ نے
 عاموس کے پیغام کو ذرا مرور کر کے اپنے غلط معنی پرانے لئے اور
 بادشاہ کو پیغام بھیجا کہ "عاموس نے میرے خلاف نبی اسرائیل
 میں فتنہ برپا کیا ہے۔" کیونکہ عاموس یوں کہتا ہے کہ میں پیغام
 خود سے درج کرتے گا: "در اصل عاموس سیاسی انقلاب کے حق
 میں نہ تھا۔ اس کا پیغام روحانی تھا۔"

بادشاہ امصیاہ سامریہ میں تھا اس کے جواب کو ذکر نہیں ہے
 لیکن "یوسف" در ۳: ۳ سے ہم یہ حقہ کرتے ہیں کہ جواب سننے پر امصیاہ
 نے عاموس سے یہ کہا: "خداوند بادشاہ نے امصیاہ کا بن کو جواب دیا
 کہ: عاموس نبی کو میری طرف سے حکم دیا کہ وہ اپنے ملک کو واپس

جاسکے۔ ہودہ کا دشاہ غریبہ ضایہ مست تھا۔ وہ لبر دست
سورما بھی تھا (۲۔ تو بریخ ۱۶۰۶)۔ دونوں حکومتوں میں امن و امان
تھا۔ بریخام نہیں چاہتا تھا کہ ایک یہودی نبی کو شہید کر کے حکومت
ہودہ کو لڑائی کر کے کا مو قعہ دے۔ بہت اہتر ہو گیا کہ یہ نبی بستے
حاکم میں رہیں جاسکے!

"غلبہ بن" کا لفظ ترجمہ دیکھئے دلاتا ہے۔ وہ غالباً ارمیہا نے
مقامت میں بھروسہ کیا کہ اسے روکا دیکھے والا۔ "مصلحہ" نے عاموس
کو پیشہ دہریہ سمجھ کر حکم دیا کہ ہودہ میں چلا گیا کہ وہاں نبوت کرنے سے
اپنی ردی ٹکائے۔ شاید گریہ ہودہ میں عاموس کو سبب مرسل
کے خلاف نبوت کرنے سے وہاں کے لوگ خوش ہو کر شہر دہریے دیں!
مصلحہ نے یہ نہیں کیا کہ عاموس کی نبوت تھوڑی سی مسکن اس نے
یہ الزام لگایا کہ وہ فتنہ انگیز ہے کیونکہ بہت سے نہ صرف بادشاہ کا
مفتدس (۱۔ سلاطین ۶۹۱ تا ۶۸۶) بلکہ اکثر بادشاہ کی دہشت گاہ
بھی بنتی

عاموس نے ۳۔ یہ ہر پستہ یہ کہا کہ وہ پیشہ دہریہ نہیں تھا۔ میں نہ نبی
ہوں نہ نبی کا بیٹا۔ جس جگہ میں میں نے وہاں کو، مج کی، کہ وہ نبی
کرتے کے لئے نبوت نہیں کرتا تھا۔ کہ وہ ان غیبیوں کی گودہ میں شاہ
نبی نہ جہود سے یا کہ بھار تھا ۲۔ سلاطین ۹۔ تو ۳ پھر اس نے اپنے
پیشہ کا ذکر کیا۔ میں پھر وہاں اور گورگو کا بھلے بیٹے دلاتا تھا اور ۲۔
گورگو کا بھلے جانا تھا۔ عاموس ۲۔ میں ہمنے سمجھا کہ عاموس، لفظ عاموس
چرا ۱۲ میں سے تھا۔ غالباً عاموس نہ صرف چرا۔ سب سے بلکہ یہ چرا

کا بھی کام کرتا تھا۔ وہ بھٹروں کی اونٹنی اور گورگو کے بھٹوں کو، جو بے غور
ان بھٹروں کی طرح تھے، منڈیوں میں فروخت کیا کرتا تھا۔ لیکن خدا نے
سے بلایا اور کہا کہ "جا۔ میری قوم اسرائیل سے نبوت کر"۔ اس
کو بڑی غنا کی طرح سے بھڑا تھا۔ پیشہ کی بات نہ تھی۔

کھرا بات ۱۔ در ۱۶ میں عاموس نے ارمیہا کی جہنمک سفر
کا اعلان کیا ہے شک در دیوں در کاموں سے یہ دیتا سی ہو گئی
اور جہنم میں لڑا کو یاد آئی ہو گئی۔ لیکن سب سے کہ جہنم تک ارمیہا دہرا
سے خاندان عاموس تھا اور گریہ بادشاہ کے قتل کے بعد شہر میں ہیر و کار
پر بھی حملہ ہوا اور مسوم یا عظیم در سبے رحم مذاحم نے ارمیہا کی بیوی
کی علاقہ سبے سو میں گورگو، اس کے بھٹوں کو قتل کیا، وہ اس کی زمین
باتل دی، اور ارمیہا کو شہر، ہیر و کار کے ہاتھ میں دے دیا تاکہ
اسے جلا وطن کرے پوری اسرائیل کی اسیری تھی سے زائد اس
لعبہ میں ہونے والی تھی۔ غالباً عاموس کے پس منظر کے بعد ارمیہا
نے یہ روشنی سے کہا کہ گورگو بادشاہ کو دہرا ہے جاسکے

عاموس، عدالت اور صداقت کا پیامبر

ہم سے دیکھ ہے کہ عاموس نہ محض چرا دہرا تھا لیکن غالباً ہودہ
کا کام بھی کیا کرتا تھا۔ اس کام کے مسئلہ میں غالباً اس کو بہت اہل
اور بہت سی دہندہوں میں جانے کا موقع تھا۔ کہ اس نے اپنی آنکھوں
سے ان بے نصابوں کو دیکھا ہو گا جو بہت اہل میں ہو رہی تھیں۔ وہ
سادہ لوح آدمی تو تھا، لیکن جاہل نہیں۔ زیادہ تر غلامی یہ رہے

ہے کہ وہ خاندان تھا۔ اس کی سبکیں تین تھیں۔ اول اس نے وہاں زندگی سے ہر طرح کی مٹا لیں۔ شہسپاہت نکال کر مستحق گیر مندوں میں خانبہ و جگر مالک کے ساتھ کارور سے لے کر چھٹا تھا۔ افسوس سے اپنے اپنے قوم کے بادے میں پھونک رہا تھا۔ وہ تہذیبی اور تمدنی کی مٹیانی سے، اور فلسفوں اور ادب کی تاریکیوں سے واقف تھا۔

۱۸۸۱ء۔ ۱۸۸۲ء۔ اس کا سنہ پیدائش ۱۸۸۱ء سے چھ میل دور کے فاصلہ پر تھا۔ درودہ داؤد یا دشاہ کو موسیٰ اسے واقف تھا (۱۵۱۹)۔

عراقی ہیں۔ اس کا طرز کلام بھی قسم کی زبانہانی و شاعری کا تھا۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ عاموس نے ان پہ قوت کا جو جذبہ آئے دینے لیتے اچھا استعمال کیا۔ ساتھ ہی وہ خود درست اور ایک جیسے ہی تھا۔ اور اس کے ذہن میں خدا کی بلند ہی درمقامت کا فنی احساس تھا۔ کہ میں وہ صفت گو کر رہا تھا۔

پھر خدا نے اسے بلایا۔ یہ بلاؤں دو طریقوں سے آئے۔ ایک کے ذریعہ سے عاموس نے ہمارے روئے دیکھیں۔ کان کے ذریعہ سے خدا کی آواز آئی۔ جاہل و قوم اسرائیل سے خوف کر عاموس نے فرود تھا۔ وہ خطرہ کے یاد دہان تھا۔ اور اس نے انکار ہی سے خدا کی عظمت کلام میں بیان کیا۔ بعد میں ہمیں پتہ چلے گا کہ اس کی ہر ایک بات کو اس نے خدا کے حکم کے معنی کیا۔ یہ آج بھی ایک وسیلہ ہے جس سے خدا ہم سے کلام کرتا ہے۔

مکابند آج ہم کو خدمت کے لئے بلاتا ہے؛ کیا ہم بھی فراہم نہیں؟

تبادلہ تجربات کے لئے سوال

۱۔ کیا خدا آج کل رویا یا خواب کے ذریعہ سے ہم کو کلام کرتا ہے؟ ہم مدینوں و خوابوں کی صحت کس طرح آزما سکتے ہیں؟

۲۔ عاموس پھر ان سے کہہ کر فرمودہ گا "عاموس ۸: ۱۱"۔ "لو کہ میں جن کے لئے دیکھا کہ وہ لوہے کا کھڑا ہے۔" کیا آج کل ایسے لوگ ہیں جن کے لئے دیکھا کہ وہ کھڑا ہے؟

۳۔ عاموس نے مصیبت کا کلام کے خلاف کیوں اتنی سختی سے جوت کیا؟ کیا ایسی چیزیں گویا میری دوزخ کے مطابق تھی جس نے کہا کہ ہم اپنے دشمنوں سے محبت رکھیں؟

۴۔ عاموس کے کردار اور بلا سے ہم آج کل کی کلیسا کے لئے کیا سبق سیکھ سکتے ہیں؟

۵۔ خدا کی عداوت اور یقینہ کی بحالی۔ حائوس ۱: ۱ تا ۱۵: ۱۵

سندی آیات۔ اعمال ۱۷: ۱ تا ۱۷: ۳۱

بن باتوں کے بعد میں پھر کر
 داد کے گئے ۳ نے عجم کو اٹھا لیا
 اور اس کے بچے لڑنے کی مروت کر کے
 اسے کھڑا کر دیا
 تاکہ باقی رہی یہی سب تو ہیں جو میرے نام کی کبلاقی ہیں
 خداوند کی تلاش کریں

خلاصہ۔ خدا کی عداوت اور یقینہ کی بحالی

۱۴: ۱ تا ۱۴: ۱۴	اسرائیل کے گناہ اور خدا کی عداوت
۱۴: ۱۵ تا ۱۴: ۲۷	۱۔ اصرار کے ظلم اور دیکاری
۱۴: ۲۸ تا ۱۴: ۳۱	۲۔ جھوٹوں کے ذریعہ عداوت
۱۴: ۳۲ تا ۱۴: ۳۵	۳۔ باطل اور فوج
۱۴: ۳۶ تا ۱۴: ۴۱	۴۔ خدا کے کلام سننے کا قطع
۱۴: ۴۲ تا ۱۴: ۴۵	۵۔ سنے تیل اور شکرست
۱۴: ۴۶ تا ۱۴: ۴۹	ہیت یں کے متبرع اور ہستہ رہی پر عداوت
۱۴: ۵۰ تا ۱۴: ۵۳	اسرائیل نیت فائدہ ہوگا لیکن یقینہ ہی نکلے گا
۱۴: ۵۴ تا ۱۴: ۵۷	یقینہ کی بحالی

تشریح

دیباچہ

ہم نے دیکھا ہے کہ حائوس کی کتاب میں باب ۱ مرکزی ہے۔
 اس میں ہم نے پتھا ہے کہ خدا نے حائوس کو کس طرح بلایا اور
 وہ کس طرح اپنی مائے گھر حکومت اسرائیل کے پاس گیا اور اسرائیل
 کے سپہی اور مذہبی رہنماؤں نے (یعنی یہ ہمام بادشاہ اور
 اصرار کا بن نے) کس طرح خدا کے کلام کو رد کیا اور حائوس کو حکم
 دیا کہ حکومت اسرائیل سے بھاگ جائے۔ پھر اس نے سرزمینوں کو
 دعوت دی تھی کہ اپنے گناہوں سے باز آکر خدا کے اور اس کی
 عداوت کے طالب ہوں، اور یوں عداوت سے بچ جائیں۔ یادناہ
 اور سردار کا بن نے اسکا رکھا تھا۔ چنانچہ آیتوں اور لوگوں ایوان
 میں حائوس دعوت دیتے سے باز آتا ہے، درحقیقت اسرائیل کے
 گناہ اور آلے والی عداوت کا ذکر کرتا ہے، ہاں سخت سے سخت
 سرزوں کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ اگرچہ حائوس بے یقینہ بچنے کا ذکر
 کرتا ہے (۱۴: ۸، ۹) لیکن وہ بحالی کا ذکر نہیں کرتا۔
 قلنا زیادہ تر اس بات پر متفق ہیں کہ حائوس ۱: ۱ تا ۱۵: ۱۵
 کے لپٹے الفاظ نہیں، بلکہ کتاب کے مرتب نے کسی اور نئی کہ پیشین گوئی
 میں سے شالی کی تاکہ یہ بات واضح ہو کہ یقینہ کے ساتھ آگیا مقرر
 تھا۔ جہاں تک ہم لوگوں کا سوال ہے یہ کہنا بجا ہے کہ روح القدس

کے الہام سے ترقیب نے، بن پانچ نیات کا اضافہ اس لئے کیا کہ ہم سبھی کو اس قابل کی علامت کے پادھود خدا کا امداد باطن نہیں جو کہ بدک تقیہ کے ذریعہ سے سرسبز بھان ہو گیا اور خدا کی سمت جاری رہی۔

۴:۸ تا ۱۴-۱۔ اسرائیل کے گنہگار اور خدا کی عدالت

ہم نے دیکھی ہے کہ عاتق ۱۸۷۸ء کے معنی یوں ہیں "خدا خدا" نے مجھے روکا دکھائی اور میں دیکھتا ہوں کہ موسم کے آخری ناقص میوؤں کی لوگڑی ہے۔ تب خداوند نے مجھے فرمایا کہ میری قوم اسرائیل اپنی آخری خراب حالت میں ہے، اور مستقبل میں محض لاجب ہی لاجب اور قس ہی قس کو امید ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ آیات ۱۲، ۱۳، ۱۴ میں جو کچھ روایا کی مفصل تشریح میں۔

۱۔ مگر کے ظلم اور دیکھو گاری۔ "کیات ہوتا ہے سے ۱۳ تا ۱۵ آیت
۱۵ تا ۱۷ مقابلہ کریں چند آیات دو بار دہرا سہ بار دہرا کے گئے ہیں
لیکن دہرائے آیات ان آیات میں نمایاں ہیں۔ ایک ہے بے وہی ہے
تم" یعنی کو چھوٹا اور مشفق کو بڑا بناتے ہو۔ اسی کے معنی یہ ہیں
مگر تم یہ مانو کہ چھوٹا بنا کر کم کہیں ناپ کر بھیجتے ہو۔ لیکن چاندی
کے کٹے تو تہ ذلت تم لاکھوں سے زیادہ وزن لیتے ہو۔"
ساتھ ہی تم غریب کی تواضع سے دعا باندی کرتے ہو۔" وہ کہیں
کی بیشک رقیعی جو سنا یا گمراہ سمجھتے ہو۔ دوسرا الزام نفاذ ہے
ہے، یعنی ریاکاری کا۔ نے چاند اور سب دو دنوں منہ سی دن

تھے جن میں خرید و فروخت کی عمارت تھی۔ اُس زمانہ میں لوگوں کو بڑے جوش سے منایا کرتے تھے، ایسی ہی کے دلوں میں خدا پرست خیالات نہیں تھے، انے چاند کا دین کب گوارے کا تاکہ ہم غلہ بچیں، اور صحبت کا دین کب ختم ہوگا کہ پھر کسے کھیں گھوڑیں؟۔ ان کی عبادت رواج نہ سمائی سے نہیں تھی۔ ان کے اوقات اور حرکتیں بڑی عجیب و غریب، لیکن ان کے دین دنیوی باتوں پر لگے ہوئے تھے۔ جو جہانی ہیں وہ جہانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں، لیکن جو روحانی ہیں وہ روحانی باتوں کے خیال میں رہتے ہیں (اردو میسر ۸: ۵۰)۔ یہ کیا کام کی ایک بڑی دھڑکتی کہ خدا کے دین کی عبادت منظور نہ کی (مکمل بیعہ ۱۱: ۳۱)۔

۲۔ مجھو پخال کے ذریعہ عداوت آپ ۸ - سے معلوم ہوتا ہے کہ عاوس دریاؤں کے سالانہ فلوئڈ سے رافٹ تھا، اور جس نے پشیمہ استعفا کے مجھو پخال کی ایک نو تہ تصویر ہمارے سامنے کیچھی ہے تم ۹ میں شاید سورج گرن یا گنی سندی کا بیان ہے ۔

بھونچاں ہوتا ہے کہ خدا کی عدالت کے خاص نشانات پر سے ہیں

[illegible]

۳۔ انہم اور توہم ایک ہی اہم کا ذکر تیت ۱۰ میں ہے جس

ہیں مستقبل کے لئے کوئی امید باقی نہیں۔ جب اکلوتا بیٹا مگر دنیا ہے تو
 ظالموں کا نام مٹ گیا ہے، اس نے ایسا ماتم بہت ہی تلخ جوتا
 ہے (ریویا ۶: ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳،

۴۔ خدا کے کلام سنتے ہو کہ خط آیات ۱۱ اور ۱۲ دیکھو اور میری
اور غریب آیات ہیں۔ شاید عاقلوں کے اپنے دل میں یہ خیال آیا کہ خدا
نے اپنا کلام میرے نزدیک کیا ہے، لیکن حکومت اسرائیل کے حاکموں نے مجھے
غلام کر دیا ہے۔ اب کیلئے انہوں نے مجھے نکال دیا ہے، کوئی اور باقی
نہیں رہا ہے کہ اس سے جو آئن کو خدا کا کلام سمجھائے گا۔ وہ ڈھونڈیں گے
لیکن نہیں پائیں گے۔ وہ اہل خدا اسرائیل کے ساتھ رحم اللہ صبر سے پیش
آئے، اللہ بھی ان کے بعد بھی اسرائیلیوں میں سے ایک نبی جو مسیح نام
آئندہ کھڑا ہوا، جس نے دس بارہ سال تک آئن کے ساتھ خدا کی
عالت اور محبت کا پیغام پیش کیا۔

ملکین ہے کہ عالموں کے معنی یہ ہیں کہ امر مٹتی لوگ مصیبت
کے دن بچرہ مرتد سے لے کر بحیرہ روم تک، اور دان سے
اور بیت الی سے لے کر بہر سبع تک قیارت میں گئے، اور بھاگتے
پھر رہ گئے تاکہ خدا کے کلام کی تلاش کریں، لیکن چونکہ ان کی عبادت میں
یا کاروا ہوگی اور وہ ریت، دوسم پر خدا کی حقیقتی تلاش کے بجائے
ترجیح دیں گے (۵۴:۵) اور علی مذکور میں توبہ نہ کریں گے
(۲۴:۱۷ وغیرہ)، قیارت بے سود ہوگی۔ آج بھی یہی ہو سکتا ہے۔

لوگ روز بروز صبح لا مقام کی عبادت میں جایا کرتے ہیں اور خدا کے کلام کے اتنے حاوی بن جاتے ہیں کہ کلام بیک کان سے داخل ہو کر قلوب سے نکلتا ہے۔ اگر وہ فاضل فرما ہندواری موجود نہیں تو کلام ہمارے لئے مردہ سا معلوم ہوتا ہے اور بار بار انکار کرتے تھاقیم یہ ہوتا ہے کہ ہم سن اور پہچان ہی نہیں سکتے۔ روز عبادت ہم کہیں گے قلمے عطاوند! اسے خداوند کیا ہم؟ فاضل گدی سے عبادت میں حاضر نہیں ہتے اور پڑے پڑے سے گیت نہیں گھاتے تھے؟ لیکن خداوند کا جواب یہ ہوگا: میری کسی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اسے چکاوند! میرے پاس سے چھٹاوند!

تاجم این تاجیست میں ایک اور ضروری بات موجود ہے۔ خدا عرش
 ایک استظافر نہیں کرتا۔ اگر ہم بار بار خدا کے کلام کو دہ کر رہے ہیں تو وہ
 وقت پہنچے گا جب خدا ہم سے ہمیشہ کے لئے ہمارے لئے
 اور صرف عدالت کی اطلاع دے گا (۱۵: ۱۸)۔ یہی تشریح کو بھی دیکھیں
 حرقی این ۱۵: ۱۸-۱۹ ایسے حالات کا بیان کرتی ہیں۔ "بلایت آتی
 ہے اور وہ مسلمانوں کو دھندلے کرے گی۔ پھر یہ پائیں گے۔ بلا پر بلا آئے
 گی اور افواہ پراخا دیں گی۔ تب وہ نبی کے مویا تلاش کریں گے۔ کبھی
 شریعت کا میں سے اور مصیبت زندگن سے چائی رہے گی"۔ یہ مایہ
 نبی کے زمانہ میں صد قیام بادشاہ نے بار بار خدا کے اس کلام کو دہ کر
 دیا جو نبی کی معرفت اس کے پاس پہنچا۔ آخر کار یہ مایہ کے پاس صرف
 عدالت کا اعلان باقی رہا۔ صد قیام بادشاہ نے۔۔۔۔۔ انے عمل
 میں اس سے خفیہ طور دریافت کیا کہ خدا مذکی طرف سے کوئی کلام

ہے اور میری ماہ نے کہا کہ ہے، کیونکہ اس نے فرمایا ہے کہ تو
 تیار ہوں گے اور وہاں کیا جائے گا۔ (پرمیہ ۷: ۱۷)۔ صیب سے اسونک
 بات سائل بادشاہ کا ہے۔ وہ خدا کا چنا ہوا اور مسیح بادشاہ
 تھا لیکن آخری کی وجہ سے خدا نے اسے رد کر دیا۔ (سومیل ۲۲: ۱۵)
 ۲۳ تا ۲۴۔ بعد میں اس نے کوئی توہ نہ کی، اور آخر کار فلسطینی دشمن
 ملک پر حملہ آور ہوئے، لیکن جب سائل نے خداوند سے سوال کیا
 تو خداوند نے اسے نہ تو خواہوں اور نہ اورم اور نہ نبیوں کے وسیلہ
 سے کوئی جواب دیا (۱۔ سومیل ۲۲: ۱۸)۔ سائل نے پھر ایک محلات کے
 درجہ سے جس کا آستانہ تھا سومیل کی راج کو بلایا۔ سومیل کی
 مدد کا جواب یوں تھا کہ تو مجھ سے کس لئے پوچھتا ہے جس حال
 کہ خداوند تجھ سے الگ ہو گیا اور تیرا دشمن بن گیا ہے۔۔۔ کل تو اور
 تیرے بیٹے میرے ساتھ ہوں گے اور خداوند اسرائیلی ہلکے کو بھی
 تھپتھپوں کے ہاتھ میں کر دے گا (۱۔ سومیل ۲۲: ۱۹، ۲۰)۔ ہماری
 زندگیوں میں بھی یہ ہونک امکان ہے۔ پس اگر آج تم اس کی آواز
 سنو تو اپنے دلوں کو سخت نہ کرو (عبرانیوں ۳: ۷ تا ۸)۔
 ۵۔ بے تابی اور شکست۔ آیات ۱۳ اور ۱۴ کا مفہوم صاف ہے
 "سامریہ کے شہر سامریہ مراد نہیں۔ بلکہ حکومت اسرائیلی کا پہاڑی علاقہ
 مراد ہے، اور "عانیہ" سامریہ کے تحت سے بیت ایل کے سونے کا بچھرا
 مراد ہے۔"

۱۹ تا ۲۶۔ بریت ایل کے مذبح اور پرستاروں پر عداوت
 عاموں کی پانچویں روایا میں اس نے خدا کو بریت ایل کے مذبح کے پاس کھڑے

دیکھا، معلوم ہوتا ہے کہ مذبح کے اوپر یا مذبح کے پاس ایک بچی عداوت
 تھی، جہاں کا ہم اور دوسرے پرستاروں کو قریبی گزرا ہے۔ وقت گزرا
 ہوا کرتے تھے۔ روایا میں عاموں نے دیکھا کہ خدا اس کے حکم کے
 مطابق کسی فرشتہ نے اس کے گزرنے کے سر پر مارا اور ساری چوٹ پرستاروں
 کے سر پر گر پڑی۔ عاموں کو سمجھنے کے آخری کام کو یاد دہا ہوا
 (قصا ۱۹: ۱۸ تا ۲۰) اور ممکن ہے کہ جب دو سال کے بعد
 بھوسچال آیا تو بریت ایل کے مقدس میں یہ وقوع پذیر ہوا۔ لیکن
 عانیہ روایا کے معنی لفظی نہیں بلکہ روحانی ہے، یعنی کہ خدا بریت ایل
 اور اس کے سب پرستاروں کی عداوت کرے گا۔ اگر کوئی کھنکھ
 بھانگنے کی کوشش کریں، تو بھی خدا ہر وہ اس کو پکڑ لے گا اور مارے گا
 (آیات ۲ تا ۴)۔ کمر کی چوٹی کے پاس ایسے خار تھے جن کے اندر وہی
 طرف سے اسے راستہ چلتے تھے کہ آدھی آسانی سے چھپ سکے،
 لیکن کوئی خدا سے چھپ نہیں سکے گا، ان آیات میں عاموں کی
 بات پیش کرتا ہے جس کا ذکر زبور ۱۳۹: ۷ تا ۱۲ میں بھی ہے کہ
 خدا صرف میری دشمنی اور کلمہ کی حد کے اندر نہیں رہتا، بلکہ وہ ہر
 جگہ اور ہر ملک میں حاضر و ناظر ہے۔ وہ اصل خدا رب الافواج
 ہے۔ وہ آسمان اور زمین کا خالق اور حاکم ہے، جو بھوسچال
 اور سیلاب کا محرک ہے (آیات ۵ تا ۶)۔

۱۹ تا ۲۰۔ اسرائیلی فیسٹ و نابود ہوگا، لیکن یقیناً نبی نکلے گا۔
 اسرائیلیوں کا علم نہ خیال یہ تھا کہ چونکہ ہم خدا کی بچی ہوئی
 قوم ہیں، اس لئے خدا ہماری حکومت کی ہر طرح سے خدشات کو لے گا،

لیکن عاموس نے کہا کہ نازران اسرائیل اپنی کوشش کے برابر ہے۔ اسرائیلیوں نے کوشش کے بجائے لوگوں کو عقائد کی نگاہ سے دیکھا، کیونکہ ان کے چہروں کے رنگ کاٹے تھے، لیکن خدا کی نظر میں اسرائیلی جن کے دل کاٹے تھے جیثوں سے بہتر نہیں تھے۔ اسرائیلیوں نے اس بات پر غور کیا کہ خدا ان کو ملک مصر سے نکال لایا تھا، لیکن ملکوں نے کہا کہ خدا نے دیگر اقوام کی بھی رہنمائی اور حفاظت کی تھی، مثلاً ان نے فلیتیوں کو کفتور (کریچر) سے اور ارمیوں کو چیر (کر دستان) سے نکال لایا تھا۔ اس لئے خدا ملت یفنی سے (آیت ۸)۔ لیکن بقیہ نبی نیکے لکھا، عاموس نے یہ اسبید ۱۵۵۵ میں ظاہر کیا تھا کہ شاید خداوند رب الانوار نبی اسرائیل کے بقیہ پر رحم کرے۔ اب وہ صفائی سے پیش گوئی کرتا ہے کہ کچھ لوگ نیکے بنیں گے، لیکن وہ کہتے ہیں کہ ان کی تعداد محدود ہی ہوگی۔ جب لاہور دا اور گہگاہ لوگ مارے جائیں گے (آیت ۱)۔ غائبانہ آیت ۹ کے معنی یہ ہیں کہ اچھے دانے یعنی ماستیاد بقیہ امیری میں بھی محفوظ رہیں گے، اور باقی ماندہ امیر رو کے جائیں گے۔ ہمیں پتہ نہیں کہ یہودیوں اور یمنیوں کے ہمراہ کتنے اسرائیلی امیر ملک فلسطین میں واپس آئے۔ اتفاقاً کہہ سکتے ہیں کہ شاہ بیتہ جس نے مسیح کی آمد کے لئے خدا کا شکر کیا (لوقا ۲: ۲۷-۲۸) یہوداہ کے بہت سے امیر کے قبیلہ میں سے تھے۔

۱۵: ۱ تا ۱۵: ۹۔ بقیہ کی بحالی

جیسے کہ ہم نے دیکھا ہے، غالباً کتاب کی آخری پانچ آیات کئی اور نبی کی ہیں، جس نے بعد میں یہ باتیں چلی گئیں اور ترتیب نے ان کو اس

غرض سے شامل کیا کہ خدا کی تجویز صاف نظر آئے کہ بقیہ کی بحالی ہوگی۔ اپنی آیات میں نہ صرف حکومت اسرائیل کے بلکہ حکومت یہوداہ کے بقیہ شامل ہے۔ لفظی طور پر آیت ۸ کی پیشین گوئی اس وقت پوری ہوئی جب یروشلم کی پہلی دوبارہ تعمیر ہوئی (۵۲۰ ق م) اور یروشلم کی مشہور شاہ کی مکمل مرمت ہوئی (تخت ۵۱۹ ق م)۔ آیت ۹ کے لفظی معنی یہ ہیں کہ اودم، سوباب، ملوئی، جنیرو، جو داود اور سلیمان کے زمانہ میں اہل زمین کے ماتحت تھے، اب ان میں شامل کئے جائیں گے۔ یہودیوں میں اعظم کے زمانہ میں یہ پیشین گوئی بھی پوری ہوئی۔ آیت ۱۰ کے معنی یہ ہیں کہ زمین آبی زرخیز ہوگی کہ ہل چلائے سے پہلے فصل کی پوری کٹائی ختم نہیں ہوگی، اور انگوروں کے دانے کو کام (مچھانہ سمیر میں چھانکنا تھا) کی بجائے وقت تک رماہ انگوٹری جاری رہے گا (دیکھیں احبار ۲۷: ۵) اور پانچ دن پر بہت ہی تاکستان ہوں گے۔ آیات ۱۲ اور ۱۳ بالکل صاف ہیں، لیکن مشکل پامنت یہ ہے کہ یہودہ آیت ۱۵ میں ہے، وہ پورا نہیں ہوا، کیونکہ مسیح کے بعد حبیب نے یروشلم کو برباد کیا، یہودی قوم پھر اپنے وطن سے نکالی گئی تھی۔ شاید یہ پیشین گوئی آج کر کے اسرائیل کے بارے میں ہو، یا اس کے متعلق مطلق روایتی ہوں، اور کلیسیا سے قطع رکھتے ہوں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ان آیات کے لفظی مطلب کے علاوہ ایک روحانی مطلب بھی محقق ہے۔ یہاں ہی سنہری آیات ہمیں یاد دلاتی ہیں کہ لفظ نبی رسول نے عاموس ۱۱: ۱۲ تا ۱۲: ۱ میں اس بات کا ثبوت پایا کہ خدا نے۔۔۔۔۔ غیر قوموں پر۔۔۔۔۔ توجہ کی تاکہ ان میں

سے اپنے نام کی ایک اُمت بنائے * (اعمال ۱۴:۱۵)۔
 یعقوب کا اقتباس جیسا کہ اعمال ۱۴:۱۵ تا ۱۷ میں پایا ہے، اسے شک و گمان
 سے فرق ہے، اور غالباً پہلے عہد نامہ کے کسی یونانی ترجمہ سے لیا گیا تھا۔
 سب سے بڑا فرق دوسری آیات میں ہے۔

حاکم ۱۲:۱۹۔ "تاکہ وہ آدم کے بقیہ اور ان سب قوموں پر جو
 میرے نام سے کہلاتی ہیں قابض ہوں۔"

اعمال ۱۵:۱۷ تاکہ باقی آدمی یعنی سب قومیں جو میرے نام کا بقیہ
 ہیں خداوند کو تلاش کریں۔

یعقوب رسول ہیں جتنا ہے کہ اسرائیل کے بقیہ کی بحالی محض رحم کی بات
 نہ تھی، اس میں ایک گہرا مقصد تھا، کہ بقیہ کے ذریعہ سے غیر قوم خداوند
 کو تلاش کریں اور اسے پائیں۔ مسیح کے زمانہ میں یہودی لوگ یعنی مذکورہ
 بقیہ اس لیے دعا کی، لیکن بقیہ کے بقیہ، یعنی مسیح اور اس کے
 شاگردوں نے یہ پورا کیا۔ مسیح "غیر قوموں کو روٹھنی دینے والا آدمی تھا"
 (روم ۱۵:۱۲) اور پائے رسول نے ان پر کہ خداوند نے، ہمیں حکم دیا
 کہ

میں نے تجھ کو غیر قوموں کے لئے فخر مقرر کیا
 تاکہ تو زمین کی انتہا تک نجات لایا ہو۔

(اعمال ۱۳:۴۷)

خدا کے پہلے سے مقرر کردہ انتظام کے مطابق اسرائیل اور
 یہود کے بقیہ کی بحالی کی وجہ سے آج میں اور آپ خداوند مسیح
 کی کلیسا میں شریک ہیں۔ بقیہ کی طرح ہم ایک اُمت کی صورت میں

نظر آتے ہیں۔ انہی ہماری واسطے خدا کا ارادہ اور مقصد وہی رہتا
 ہے، اگر ہم غیر قوموں کے لئے نذر ہوں۔ کاش کہ خدا کی صداقت اور
 عدالت تمہاری شخصی اور سماجی زندگیوں میں اس طور سے نمایاں
 ہوں کہ ہماری گواہی اور ایشادت کوثر اور پھلدار ہو۔